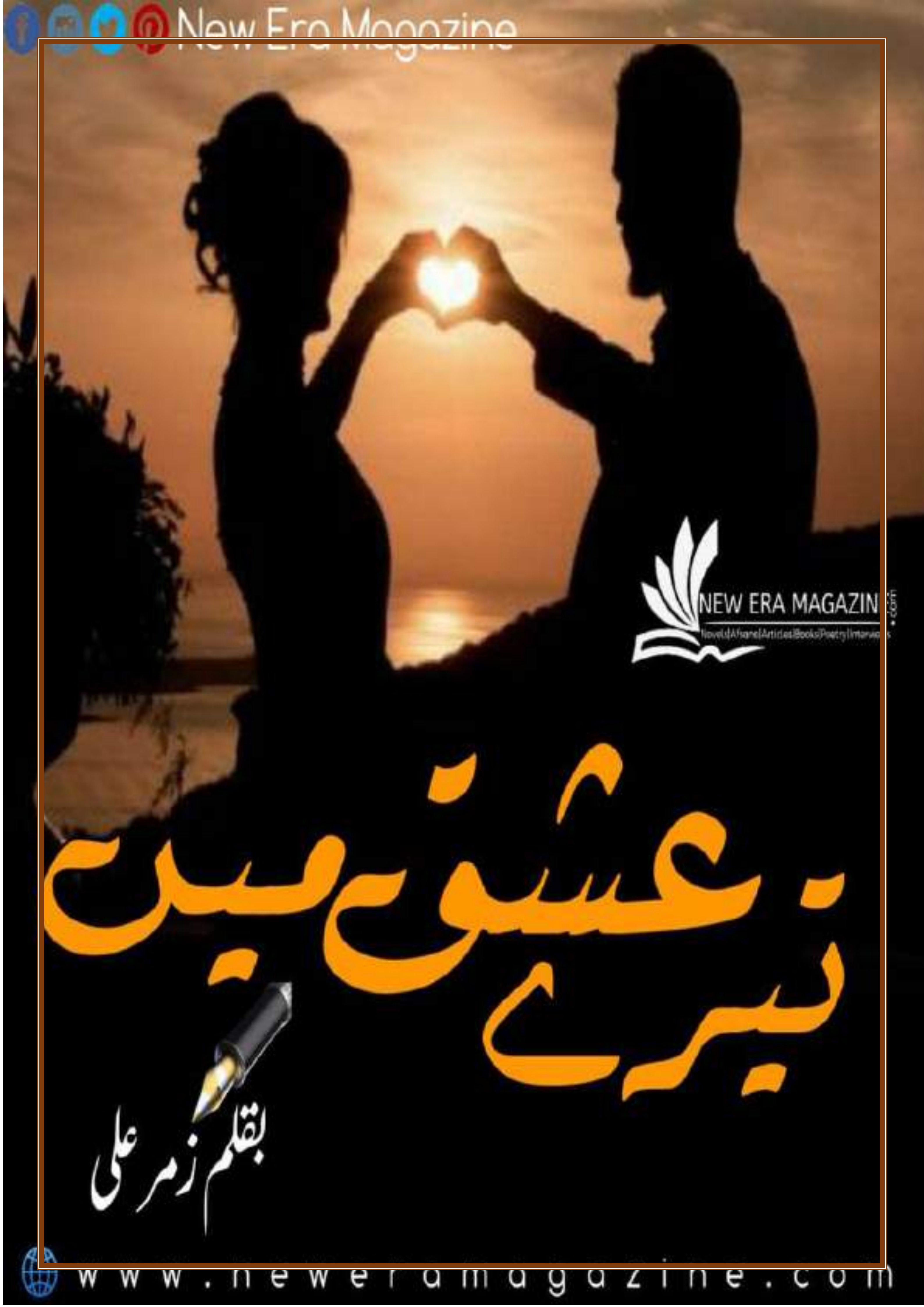
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
تیرے عشق میں
بقلم زمر علی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

تیرے عشق میں

از زمر علی

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"یار جلدی جلدی ناشتہ کرو دیر ہو رہی ہے"

زمل تنگ آ کہ امل سے بولی وہ آدھے گھنٹے سے سست روی سے ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔ جیسے اس وقت دنیا کا اہم ترین کام یہی تھا

"کر تو رہی ہوں اور کتنا جلدی کروں، ویسے بھی جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے"

امل سر جھٹک کہ بولی

"ہاں اور دیر کا کام امل بی بی کا ہوتا ہے"

کچن سے نکلتے ہوئے مریم بیگم امل کی بات سن کہ بولیں

تو امل زبان دانتوں تلے دباتی جلدی جلدی ناشتا کرنے لگی

"امی دیکھیں یہ آج بھی کالج سے لیٹ کروائے گی" زمل اسکو گھورتے ہوئے غصے سے بولی

"ہاں تو امی اسنے اٹھایا ہی دیر سے میں کیا کروں"

امل کندھے اچکا کہ بولتی سارا ملبہ زمل پہ ڈال گئی، جبکہ زمل نے ٹیبل پہ موجود پانی کا گلاس اس پہ انڈیل دیا۔۔

"امممی"

امل چلائی

"زمل کیا بدتمیزی ہے"

مریم بیگم غصے میں بولیں

"اب تم بیٹھو آج گھر پہ ہی مری رہو"

زمل اس کو سنا کہ کمرے کی جانب بڑھ گئی،اور مریم بیگم اپنا سر تھامے وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔

امل اور زمل ٹوئن تھیں، مگر نہ انکی شکلیں آپس میں ملتی تھیں۔،نہ ہی عادات و حرکات۔،دونوں ایک دوسرے کا الٹ تھیں۔،اور ایک دوسرے کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں۔،جو بات اکثر رشیدہ بیگم کہ سر کہ درد کا باعث بنتی تھی۔۔۔

اور ان دونوں سے بڑی فجر تھی،جو کہ ان دونوں سے ہی مختلف تھی،بہت کم گو اور سنجیدہ مزاج کی تھی۔۔

بلال احمد صاحب اور سویرا بیگم کی ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے، بیٹی صباء احمد اور بیٹے بڑے جواد احمد اور چھوٹے آفندی احمد۔۔۔،۔۔،دونوں بھائیوں کی بہت کم ہی آپس میں بنتی تھی۔۔اکثر ہی کسی نہ کسی بات پہ اختلافات رہتے تھے

جواد احمد کی شادی اپنی چچازاد آمنہ سے ہوئی تھی۔۔۔،

جبکہ آفندی احمد نے اپنی پسند سے مریم سے کی تھی۔۔،

اور صباء کی شادی عدنان صاحب سے ہوئی۔۔۔

جواد اور آمنہ کہ دو بیٹے تھے۔۔ بڑا ہاشم۔،اور چھوٹا ضامن۔۔،

آفندی اور مریم کی تین بیٹیاں تھیں۔،بڑی فجر اور پھر ٹوئن زمل اور امل۔۔،

اور صباء اور عدنان کا ایک بیٹا زاویار تھا۔۔۔

"امل میں کہہ رہی ہوں مجھے میرا موبائل واپس دو"

زمل جس کہ موبائل پہ مسلسل ضامن کی کال آرہی تھی مگر امل اس کا موبائل لی ئے پورے کمرے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگ رہی تھی۔۔،اور زمل موبائل لینے کی کوشش میں اس کہ پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے مسلسل موبائل لینے کی کوشش میں تھی۔۔۔

"کیوں تمہارا مجنوں کچھ دیر انتظار کرلے گا تو کیا ہو جائیگا"

امل شرارت سے ہنستے ہوئے بولی۔۔،اور بطور جواب زمل نے صوفے پہ موجود کشن امل کو مارا۔۔۔

تو امل نے ہنستے ہنستے موبائل اسے واپس تھمایا جو کہ بج بج کہ اب بند ہو چکا تھا

"لو کرلو بات اپنے 'ان' سے انکی روح بے چین ہو رہی ہو گی"

امل شرارت سے اسے آنکھ مار کر بولی۔،تو بے ساختہ زمل کہ گالوں پہ حیا کہ باعث سرخی بکھری جسے چھپانے کہ لی ئے وہ خود کو موبائل میں مصروف ظاہر کرتی ہوئی بولی

"جاتے ہوئے دروازہ بند کر کہ جانا"

"ہاں ہاں بلش کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔آااااااسوری"

امل کہتی ہوئی وہیں بیٹھنے لگی تو زمل نے سائیڈ ٹیبل پہ موجود واس اسے مارنے کہ لئے اٹھایا تو وہ چلاکہ کمرے سے باہر بھاگ گئی۔۔۔۔

"کہاں تھی"

زمل نے ضامن کو کال بیک کی تو پہلی بیل پہ ہی کال اٹھالی گئی

"امل نے لے لیا تھا موبائل"

"تمہاری اس بہن سے تنگ ہوں میں"

ضامن لہجے میں مصنوعی خفگی سموئے بولا

تو زمل ہنسنے لگی

"جانتے بوجھتے تنگ کرتی ہے آپ کو بس"

"ہمم میں آفس سے نکل گیا ہوں بس دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں تو آپ نیچے لاؤنج میں موجود ملیں مجھے"

ضامن کار ڈرائیو کرتے ہوئے بولا

"نہیں آج میرا موڈ نہیں ہے"

زمل شرارت سے بولی تو ضامن نے موبائل کان سے ہٹا کہ ایک نظر گھورا جیسے موبائل نہیں زمل ہو۔۔

"تم کیسے نہیں آؤ گی نیچے"

"میرا دل نہیں چاہ رہا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پھر اسے تنگ کرنے لگی تھی

"ٹھیک ہے اب خبردار جو نیچے آئی"

ضامن نے کہہ کہ کال کاٹ دی۔، جبکہ زمل ہنسنے لگی

ضامن گھر آیا تو زمل لاؤنج میں ہی فجر اور سویرا بیگم (دادو) کہ ساتھ موجود تھی۔۔

اسے دیکھ کہ مسکرائی تو ضامن اسے نظرانداز کرتا۔۔ سلام کر کہ دادو کہ پاس ہی بیٹھ گیا

"آگیا میرا بچہ۔، جاؤ چینج کر لو پھر کھانا کھالو"

دادو اس کہ سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

"نہیں دادو بس ایک کپ چائے بجوادیں"

وہ مسلسل اسے نظر انداز کرتے ہوئے دادو سے بات کر رہا تھا

"اچھا جاؤ میں بھجواتی ہوں"

"جاؤ زمل اس کیلیے چائے بناؤ"

ضامن کہ جانے کہ بعد دادو نے زمل کو کہا۔، تو وہ جی کہہ کہ کچن کی جانب بڑھ گئ

"ضامن چائے"

وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے۔، ٹیبل پہ پاؤں دراز کیئے لیٹا تھا۔۔جب زمل کی آواز پہ آنکھیں کھول کہ دیکھا۔

" تھینکس یہاں رکھ دو"

وہ ابھی بھی اسے نظرانداز کررہا تھا۔اب کہ زمل کو غصہ آنے لگا

"کیا مسئلہ ہے"

وہ اس کہ برابر میں صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"کچھ نہیں"

وہ ابھی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا،

"مجھے دیکھ کیوں نہیں رہے"

"میرا دل نہیں کررہا"

اسی کی بات اسی کو لوٹائی تھی۔۔،

"ضامن۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولی

"مجھے میرا نام پتہ ہے اتنا نہیں چیخو"

وہ ہنوز ویسا ہی تھا۔۔اور زمل کو شدّت سے اسکا نہ یکھنا محسوس ہوا تھا۔۔

"مروتم"

وہ روہانسی ہوتی بول کہ اٹھنے لگی تو ضامن نے فورا اسکا ہاتھ پکڑ کہ روکا۔۔

"بس اتنی برداشت ہے تم میں"

"بات نہیں کرو مجھ سے"

وہ نروٹھے پن سے بولی تو ضامن ہنسنے لگا

"ابھی دیکھ نہیں رہا تھا تو رونے والی ہو گئی بات نہیں کرونگا تو تم تو فوت ہو جاؤ گی"

"ہاہ خوش فہمی جناب کی چائے پی کہ ریسٹ کرلو"

وہ سر جھٹک کہ بول کہ کمرے سے نکل گئی۔ جبکہ ضامن دروازے کی جانب دیکھتا ہوا مسکرا دیا جہاں سے وہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میری چائے کہاں گئی"

زمل نے ضامن کہ ساتھ اپنی چائے بھی بنائ تھی۔اس کا ارادہ تھا بعد میں چائے پینے کا، مگر اب اسکی چائے والا کپ خالی پڑا تھا۔۔امل وہاں بیٹھی مزے سے ناول پڑھنے میں مگن تھی۔، جبھی زمل اس سے پوچھنے لگی

"وہ ترکی گئ ہے جہان کہ پاس"

وہ کتاب میں ہی سر دیئے ہوئے بولی

"کیا۔۔، پاگل تو نہیں ہو گئ تم،ان ناولوں کا بھوت اپنے سر سے اتارو"

زمل اس کہ سر پہ ہلکی سی چپت لگا کہ بولی

"کیا کہہ رہی ہو جاؤ کام کرو اپنا"۔۔۔۔۔وہ جھنجھلائ

"چائے کہاں ہے میری امل"۔۔۔۔۔اب کہ وہ ذرا غصے سے بولی

"پتہ نہیں کہاں ہے ابھی تو یہیں تھی"

امل حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتی کپ الٹا کہ دیکھنے لگی پھر بولی

"اس میں تو نہیں ہے،ایک کام کرو تم دوسری بنا لو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تمہارا سر پھاڑ دونگی،امل رکو تم،اب رکو بھاگ کہ کہ کہاں جارہی ہو"

زمل اس کی طرف بڑھی تو،امل نے ناول ٹیبل پہ رکھ کہ دوڑ لگادی۔۔

"آپی مجھے بچائیں۔،یہ ویمپائر بن چکی ہے،اور میرے خون کی پیاسی بھی"

امل سامنے سے آتی فجر کہ پیچھے چھپ کہ بولی

"آپی اس سے پوچھیں اسنے میری چائے کیوں پی"

زمل امل کو گھورتی ہوئی فجر سے بولی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles

"دیکھیں کیسے گھور رہی ہے مجھ بیچاری کو"

امل نے معصومیت طاری کر کہ کہا،تو فجر نے اسے ڈپٹا۔۔

"چپ کرو تم،کیوں پی ہے اسکی چائے تم نے۔،خود نہیں بنا سکتی کیا۔،سارا دن بس تم موبائل یا ناول ہوتے ہیں، کبھی کچھ کر لیا کرو"۔۔امل منہ بنا کہ رہ گئ

"تم بیٹھو زمل میں بنا دیتی ہوں چائے"

فجر اسے منانے کی خاطر بولی

"نہیں پینی اب"۔۔زمل منہ بنا کہ لان کی جانب بڑھ گئ

جبکہ فجر نے دوبارہ نہیں کہا۔۔،سب جانتے تھے وہ بچپن سے انتہا درجے کی possessive تھی،کوئ اسکی چیز کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا،لینا تو دور کی بات تھی۔،وقتکہ ساتھ کم ہو گئ تھی، مگر تین چیزوں پہ وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔،اسکی ڈائری چائے اور ضامن۔۔۔۔

-

زمل لان میں منہ بسورے بیٹھی ہوئ تھی۔۔، تبھی اس کہ برابر میں ہاشم آکہ بیٹھا تھا۔۔وہ منہ اور پھیر گئ

یہ اس سے بھی ناراضگی کا اظہار تھا۔،ہاشم مسکرا دیا

وہ جانتا تھا اب وہ اس سے بھی ناراض ہو گی۔، بچپن سے ہی ایسا تھا۔،وہ جب بھی امل سے ناراض ہوتی تھی،ساتھ ہی ہاشم سے بھی ناراض ہو جاتی تھی۔،

کیونکہ امل ہاشم کی لاڈلی تھی،اور وہ اسی کہ لاڈ میں سب کو تنگ کرتی تھی۔،اور ہاشم

ہمیشہ اسے بچالیتا تھا

"کیا ہو گیا گڑیا کیوں ناراض ہے"

ہاشم پیار سے بولا

"آپکی گڑیا اندر ہے ہاشم بھائی"

وہ ابھی بھی منہ پھیرے ہوئے تھی

"پر میں تو تمہارے پاس آیا ہوں۔ کیا ہوا بتاؤ مجھے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ نہیں ہوا"

"یار ضامن اسکو دیکھو ذرا کیا ہوا"

ہاشم شرارت سے بولا۔ تو زمل نے فوراپلٹ کہ دیکھا جیسے وہاں ضامن ہو گا۔ مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔،

اسکے پلٹنے پہ ہاشم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"بہت برے ہیں آپ"

اب کی بار وہ مسکرا کہ بولی تھی۔،

ہاشم جانتا تھا ضامن کہ نام پہ وہ ایسے ہی مسکرا دیا کرتی تھی۔،آنکھوں ایسے ہی چمک جاتی تھیں۔۔،جیسے اب چمک رہی تھیں

ہاں دیکھو ذرا کتنی بے وفا ہو تم،میں منا رہا تھا وہ کچھ نہیں۔،ضامن کہ نام پہ کیسے مسکرائی ہو"۔۔۔ہاشم مصنوعی خفگی سے بولا۔۔زمل ہنسنے لگی تو وہ خود بھی ہنس دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل بے دھیانی میں چلتی ہوئی آ رہی تھی جبھی سمنے سے آتے زاویار سے ٹکرا گئی۔۔اور زاویار بھی اپنے موبائل میں مگن تھا۔۔امل کو دیکھ نہ سکا۔۔اور ٹکرانے پہ موبائل ہاتھ سے پھسل کہ زمین پہ گر گیا۔۔۔دونوں اس افتاد پہ بری طرح بوکھلائے تھے مگر جلد ہی سنبھل گ ئے

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ، یہ تو مر گیا"

امل افسوس ظاہر کرتے ہوئے بولی۔،زاویار کو بہت غصہ آیا وہ جان بوجھ کہ اس کو تنگ

کرتی تھی۔،کوئی موقع نہیں جانے دیتی تھی

"تم اندھی ہو دیکھ کہ نہیں چل سکتی کیا"

وہ جھک کہ موبائل اٹھاتے ہوئے غصے سے بولا

"میں نے کیا کیا۔؟اور چلو میں تو اندھی ہوں۔،تمہاری تو یہ دو بڑی بڑی زکوٹا جن جیسی آنکھیں ہیں نہ ہنھہ"

امل الٹا اسی کو سنا کہ چلی گئ

"بیٹا بتاؤں گا میں تمہیں،بدلہ لونگا"

وہ موبائل چیک کرتا ہوا بولا،شکر تھا کہ وہ سہی سلامت تھا۔۔،

امل اور زمل چھت پہ ٹینس کھیلنے میں مصروف تھی۔۔

تب وہاں زاویار اور ضامن بھی آ پہنچے تھے

"تم لوگ کیا بچوں والے گیم کھیل رہے ہو"

زاویار بولا

"تو کیا بال کی جگہ تمہیں پاس کریں"

امل گھور کہ بولی۔۔۔ضامن نے مسکراہٹ دبائی

"سوری ٹینس اتناوزن برداشت نہیں کر سکتا"

اب کی بار زمل بولی تھی اور وہ سب ہنس دیئے تھے

"ضامن بھائی آجاؤ آپ میری ٹیم میں"

امل نے کہا تو ضامن ہاتھ ہوا میں اٹھاتا ہوا بولا

"نہ بابا مجھے معاف کرو تم۔"

"ہاں ہاں سیدھا سیدھا بولیں نہ اس کی ٹیم میں رہیں گے"

وہ منہ بنا کہ بولی

"اور نہیں تو کیا۔۔،میں تو اسی کہ ساتھ ہونگا نہ"

ضامن شرارت سے زمل کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔،وہ نظریں چرا گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana

"اور میں تو اسکا پارٹنر نہیں بنونگا۔اللہ میری توبہ "

زاویار کانوں کو ہاتھ لگا کہ بولا

"بھاڑ میں جاؤ سارے"

امل پیر پٹختی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گی تو وہ سب ہنسنے لگے۔۔

خوشگوار موڈ میں زمل کی تلاش میں نظر دوڑاتا ضامن لاؤنج میں داخل ہوا تو اسے سب

کہ درمیان بیٹھا پاکر وہیں چلا آیا

"مجھے معلوم تھا محفل یہیں جمی ملے گی"

مسکرا کر کہتا وہ انکی طرف بڑھا تھا۔

"آج زاویار آیا ہے،اسی خوشی میں محفل جمائی ہے"

ہاشم نے محفل لگانے کی وجہ بتائی

"اچھا۔کوئی مجھے بیٹھنے کی جگہ دے گا۔"

وہ سب فلور کشن پہ بڑے بے ترتیب سے بیٹھے تھے اسے جہاں جگہ چاہی ئے تھی وہاں

فجر براجمان تھی۔۔

اس کی بات پہ ان سب کی ہنسی بڑی معنی خیزی سے بلند ہوئی تھی۔۔

ضبط کرنے کہ باوجود اس بار خود زمل کہ لبوں پہ بھی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔ جسے ہونٹ کا نچلا کونا دبا کر چھپاتے ہوئے اسنے ضامن کی جانب دیکھا۔ نظر سے نظر ملی تو وہ خود بہ خود ایک طرف سمٹتے ہوئے ضامن کہ لیے جگہ بنا گئی۔۔ اس کی اس حرکت پہ انہیں کھانسی کا شدید دورا پڑا، جسے مکمل نظر انداز کرتا وہ سکون سے مسکراتا ہوا اس کہ برابر میں آن بیٹھا،

زمل کچھ اور سمٹ گئی جسے محسوس کرتا ضامن کچھ اور پھیل کر بیٹھتا، اسکا ہاتھ تھام کر ہاتھ اٹھا۔ شرارت سے بولا

"اب میں ریلیکس فیل کر رہا ہوں"

"بہت تیز جا رہے ہو بیٹا مت بھولو کہ ہم بھی یہاں ہیں"

ہاشم نے اس کی چوری کو صاف پکڑا تھا، جس پہ ضامن ہنسنے لگا

۔۔

"ہاں بھئی زاویار تم سناؤ پھپھو کیسی ہیں"

ضامن کو زاویار کی جانب متوجہ دیکھ کہ ان سب نے اپنی کی جانب توجہ کی۔،

جیسے ہی زمل نے اپنے کپ سے چائے کا سپ لیا، ضامن نے ہاتھ بڑھا کر بہت نرمی سے اس کہ ہاتھ سے کپ لیا اور چائے پینے لگا۔،

ضامن کی اس حرکت پر وہ سٹپٹا کہ سب کی طرف دیکھتی ہوئی، معاًکسی نے دیکھ نہ لیا ہو، بری طرح بلش کرتے ہوئے جھنجھلائی تھی

"بہت چھچھورے ہو تم ضامن"

جواب میں ضامن نے دائیں آنکھ دبا کر شرارت سے اسے چھیڑا تھا۔، مگر وہ مزید چڑھ گئی تھی

ناک سکیڑے زمل اس سے ذرا سے فاصلے پہ ہوئی تو ضامن فاصلہ کم کر کہ دوبارہ اس کہ قریب ہوا

"اونہہ" زمل برا سا منہ بناتی اٹھ کہ وہاں سے جانے لگی تھی جب ضامن نے اسکا ہاتھ تھام کر جانے سے روکا تھا

"اچھا سوری بیٹھ جاؤ"

اور زمل سعادت مندی کا مظاہرہ کرتی واپس بیٹھ گئ

....

"جی اماں جی آپ نے بلایا"

مریم سویرا بیگم کہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔، جہاں آمنہ پہلے سے ہی موجود تھیں

"ہاں آؤ چھوٹی بہو بیٹھو ہمارے پاس"

"جی کہیے" وہ بیٹھتے ہوئے بولیں

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہاشم اور فجر کی شادی کر دیتے ہیں"

وہ سیدھے مدعے پہ آئیں تھیں، مریم نے ایک نظر آمنہ کو دیکھ کہ کہا۔

'

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ایک بار بچوں سے۔۔۔۔"

"میں نے فیصلہ سنا دیا ہے اس گھر میں وہی ہوتا ہے اور وہی ہو گا جو میں چاہتی ہوں۔۔اس لیۓ اب شادی کی تیاریاں کرو"

سویرا بیگم مریم کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بولیں

"جی بہتر"

"تم بے فکر ہو جاؤ فجر میری بھی بیٹی ہے"

آمنہ مریم کہ ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ بولیں۔،تو مریم سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیں۔۔

وہ دونوں کمرے سے باہر نکلیں تو دروازے کی سائیڈ پہ زمل کو کھڑے پایا۔۔۔جو حیران ہوتی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ کچن میں نگٹس فرائی کر رہی تھی اور مریم بیگم سبزیاں کاٹ رہی تھیں۔،جب ملازمہ نے آکہ بتایا کہ انہیں سویرا بیگم نے بلایا ہے

زمل تو تجسس کہ مارے وہاں بات سننے گئی تھی، کیونکہ ایسے بند کمرے میں میٹنگ بہت کم ہی ہوتی تھی۔۔اور انکی باتیں سن کہ تو زمل پہ حیرت کہ پہاڑ ٹوٹ گۓ تھے۔۔۔

....

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی ایسا نہیں ہو سکتا"

ہاشم فجر سے شادی کا سنتے ہی بھڑک گیا تھا

"کیوں کیا مسئلہ ہے"

جواد صاحب بولے تھے

"ابّو پلیز آپ تو مجھے سمجھیں"

"وہ بے بسی سے بولا

"بیٹا وہ اتنی پیاری بچی ہے تم اس کہ ساتھ خوش رہو گے"

انہوں نے ہاشم کو سمجھانا چاہا

"امی میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں"

اس نے سر جھکا کہ کہا، جبکہ آمنہ بیگم نے بیٹھ کہ اپنا سر تھام لیا۔۔

"جو اماں جی نے کہا ہے وہی ہو گا، اور محبت نکاح کہ بعد بھی ہو جاتی ہے، اس کہ آگے میں کچھ نہیں سنو نگا اور یہ بات اس کمرے کی چار دیواری سے باہر نہیں جانی چاہیئے"

جواد احمد فیصلہ سنا کہ چلے گ ئے تھے،اور اس گھر کہ مکینوں پہ فرض تھا جو فیصلہ ایک بار سنا دیا جاتا تھا اسے کسی کی موت بھی تبدیل نہیں کر سکے گی۔۔۔۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے ہاشم بھائ"

ہاشم لان میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا جب وہاں زمل آئ تھی،اسے سوچوں میں گم دیکھ کہ بولی،تو ہاشم نے چونک کہ سر اٹھایا

"کک۔۔کون"۔۔۔وہ انجان بنا

"جس سے آپ محبت کرتے ہیں"

وہ صاف گوئ سے بولی تو ہاشم نے سر جھکا دیا

"پتہ نہیں، مگر اس سے زیادہ خوبصورت اور کوئ نہیں لگتا"

زمل مسکرائ

"اب کیا کریں گے آپ"

"پتہ نہیں۔،دادو کہ سامنے کچھ نہیں بول سکتا "

وہ بے بس دکھائی دیتا تھا

"ایک چپ کی خاطر تین زندگیاں برباد ہو جائیں گی ہاشم بھائی،اوراس کہ بعد جانے کتنی ہو نگی"

وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ لگتی تھی

"میں اسے چھوڑ بھی دوں زمل،میں محبت سے منہ موڑلوں لیکن۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چپ ہو گیا تھا

"لیکن۔۔؟"

زمل نے پوچھا

"بات صرف محبت کی نہیں ہے،میں اسکا ذہنی عادی ہو گیا ہوں اور یہ محبت ہو جانے سے زیادہ خطرناک ہے"

زمل چپ رہی وہ اس وقت خود مشکل میں تھی۔،وہ سب کچھ جانتی تھی۔،فجر کہ دل میں ہاشم کہ لیے پسندیدگی گو کہ فجر نے کبھی اقرار نہیں کیا تھا مگر وہ بہن تھی جانتی

تھی سب کچھ ،زمل شروع سے جانتی تھی ہاشم کسی اور کو چاہتا ہے،اسنے ایک دفعہ اسے کال پہ بات کرتے سن لیا تھا۔۔

"مجھے پتہ ہے وہ کبھی میری نہیں ہو سکتی۔،یہ بھی جانتا ہوں اسکے ہوتے ہوئے بھی میں نے کسی اور سے منسوب ہو جانا ہے وہ کبھی کسی صورت مجھے نہیں مل سکتی، مگر تم وعدہ کرو یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی،جو ہو رہا ہے جیسے ہو رہا ہے ہونے دو۔۔سب وقت پہ چھوڑ دو"

ہاشم نے زمل کی جانب دیکھ کہ کہا تو وہ بس سر ہلا گئ

وہ ہلکا سا مسکرا کہ اندر کی جانب بڑھ گیا

"جو روتے ہوئے مسکرایا ہے

اسنے کچھ تو چھپایا ہے"

اگلے دن صبح خبر سنتے ہی امل نے گھر میں شور ڈالا ہوا تھا سب بہت خوش تھے۔۔

"آپی میں آجاؤں"

زمل نے اجازت چاہی

"ہاں زمل آجاؤ"

فجر اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی تھی

"آپ خوش ہیں، ہاشم بھائی سے رشتے پہ"

"ہاں میں خوش ہوں، بہت زیادہ، میں خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہی ہوں، مجھے ایسا لگ رہا ہے مجھے ساری کائنات ملنے والی ہے، میں اتنی خوش ہوں زمل کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی"

فجر خوشی سے اس کہ گلے لگتے ہوئے بولی تو زمل آنکھیں نم ہو گئیں

"اللہ آپکو خوش رکھے"۔۔۔وہ خود کو کمپوز کر کہ بولی

"آمین"۔۔۔فجر مسکرائی

"کہاں ہو یار تم"

زمل کمرے میں آئی تو وہاں ضامن کو موجود پایا۔،وہ چونکی

"یہیں ہوں"

"لگ تو نہیں رہا"

وہ چلتا ہوا اس تک آیا

"کیا ہوا کوئی کام تھا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمل نے پوچھا

"تم کل شام سے مجھے اگنور کر رہی ہو زمل"

وہ خفا ہوا

"نہیں ضامن ایسا کچھ۔۔۔۔"

"ایسا ہی ہے، کل رات تمہیں کتنی کالز کیں تم نے نہیں اٹھائی، صبح سے اپنی شکل نہیں دکھائی تم نے یہ کیا ہے"

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

"ضامن میں کمرے میں نہیں تھی"

"کہاں تھی"

"باہر لان میں ہاشم بھائی کہ ساتھ"

"کیا بات کر رہی تھی"

وہ دونوں ہتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے بولا

وہ چپ ہو گئی

"بولو زمل"

وہ ویسے ہی بولا سنجیدگی، آنکھوں میں ناراضگی لیے

"سوری"

وہ اپنے کان پکڑ کہ بولی

"میں پوری توجہ چاہتا ہوں زمل۔۔ہر منظر میں، ہر رشتے میں اور جہاں مجے لگے کہ مجھ

سے زیادہ بھی کوئی اہم ہے، میں وہاں سے ہٹ جاتا ہوں، ایسا نہیں ہے کہ میں خود پرست ہوں، ہاں لیکن جہاں مجھے جتنا پیار ملے وہاں ذرا سی بھی کمی برداشت نہیں کر پاتا میں "

وہ اس کہ ہاتھ کانوں سے ہٹاتا ہوا بولا، اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"تم کالج نہیں گئی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضامن پورچ میں آیا، وہاں زمل کو اسکی

گاڑی کہ ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہوا پایا،

صبح صبح اسے دیکھ کہ ضامن کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔، ناراضگی پل میں ہوا ہوئی تھی۔، سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں۔، ہونٹ خود بہ خود مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

"ہاں وہ کیا ہے نہ، میرا بوائے فرینڈ ناراض ہے مجھ سے "

وہ رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔، اس کہ انداز پہ وہ مسکرایا

"تو ایسے کام ہی کیوں کرتی ہو، کہ وہ ناراض ہو"

ضامن اس کہ بال کھینچتا ہوا بولا

"تم اپنے بال بڑھا لو نہ پھر کھینچتے رہنا نہیں"

زمل اپنے بال درست کرتے ہوئے بولی

"استغفر اللہ"۔۔۔ضامن ہنسا

"ہاں تو، میرے بالوں کہ پیچھے پڑے رہا کرو"

"ویسے، تم شاید مجھے منانے آئی تھی"

NEW ERA MAGAZINE .com

ضامن ایک ہاتھ اس کی سائیڈ پہ گاڑی پہ رکھتے ہوئے بولا

"ہاں، لیکن لگ رہا ہے اب ضرورت نہیں ہے"

زمل سر ہلاتے ہوئے بولی

"کیوں نہیں ہے، میں اب بھی ناراض ہوں"

وہ گردن اکڑا کہ مصنوعی خفگی ظاہر کرتے ہوئے بولا۔ تو زمل ہنسنے لگی

"ہاں میں آئی تو تمہیں منانے ہی تھی، مگر خفا خفا سے بہت اچھے لگ رہے ہو"

وہ شرارت چھپاتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔،آنکھیں ہنوز شرارت لی ئے ہوئے
تھیں۔،اس کی شرارت سمجھتا وہ اس کہ قریب ہوا۔۔

"سوچ لو"

"ویسے تم اتنا تیار ہو کہ جاتے ہو"

وہ وہاں سے ہٹتے ہوئے بولی۔،تو ضامن اسکے بات اور جگہ بدلنے پہ مسکرا دیا

"ہاں کیوں"

"کس کی شادی ہے جو اتنی تیاری"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمل اس کی تیاری دیکھتے ہوئے بولی۔،

چمکتے ہوئے بلیک شوز کہ ساتھ ہی اسنے،بلیک پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔،کنٹراسٹ
میں ریڈ ٹائی،ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے ہوئے تھا۔،

بال نفاست سے سیٹ کی ئے ہوئے تھے۔،سنہری آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پہ
مبہم سی مسکراہٹ لی ئے وہ بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔

زمل نے فوراً نگاہیں اس پہ سے ہٹائیں

،اسے ڈر ہوا کہیں اسی کی نظر نہ لگ جائے

وہ قدم قدم چلتی اس تک آئی، پھر ذرا سی اونچی ہو کہ اپنے ہاتھ اس کی جانب بڑھائے۔ضامن نہ سمجھی میں اسے دیکھنے لگا،دونوں ہاتھوں سے اس کہ بال بگاڑتے ہوئے بولی

"بھوت لگ رہے ہو"۔۔۔۔اور اندر کی جانب دوڑ لگا دی

"اس کا بدلہ لونگا میں"

وہ بال ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔،پھر اس کی حرکت پہ خود ہی ہنس دیا

"یار ایک کپ چائے میرے لیئے بھی"

زمل چائے بنا رہی تھی،تب امل کچن میں پانی پینے آئی تھی،اسے چائے بناتا دیکھ کہ شرارت سے بولی

تو زمل نے اسے گھورا

"ویسے بہت ہی مزا آیا تھا مجھے،کتنا رومینٹک تھا سب

کچھ، تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے،اور میں اور جہان سکندر"

وہ دونوں ہاتھ باہم ملائے مزے سے اپنی دنیا میں مگن بولے جارہی تھی،جب زمل نے تپ کہ ایک گلاس ٹھنڈا پانی اس پہ انڈیل دیا۔،تو وہ ہڑ بڑا گئی

"دنیا میں واپس آجاؤ"

"تم بس جلتی رہا کرو مجھ سے،رکو تم ذرا "

امل پوری بوتل لے کہ اس کہ پیچھے بھاگی،تو زمل بھی کچن سے باہر بھاگی۔۔۔

"بابا اس پاگل سے بچائیں مجھے"

سامنے سے آتے آفندی صاحب کہ پیچھے چھپ کہ بولی

تو وہ ہنسنے لگے

"کیا ہوا بھئی،اور آپ کیوں یہ بھیگی بلی بنی ہوئی ہیں"

وہ امل کو دیکھ کہ بولے۔،تو وہ غش کھا کہ رہ گئی

"بابا۔۔یہ غلط بات ہے،اور یہ اسنے پانی ڈالا مجھ پہ"

وہ زمل کو گھور کہ بولی

"بابا یہ دور کہیں ترکی کہ خوابوں میں تھی،میں نے صرف جگایا ہے اسے"

"ترکی کہ کیوں"۔۔۔۔۔۔امل گڑبڑا گئ

"بابا آجکل اسکا ترکی جانے کا دل چاہ رہا ہے اسلی ئے"

"اچھا بھئ آپ دونوں لڑی ئے ہم آتے ہیں ابھی"

وہ کہہ کہ چلے گ ئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کمینی عورت مجھے مروانا ہے کیا تم نے"

امل اس کہ بازو پہ مار کہ بولی

"دعائیں دو مجھے،اس کڑے وقت میں تمہاری جہان سے محبت کا آخری سہارا ہوں

میں"

زمل سر جھٹک کہ بولی

"دفعہ ہو پرے"

امل نے منہ بنایا

--

"زمل جا کہ دیکھو تو نیچے شادی کی تاریخ طے ہو رہی ہے"

فجر نے آکہ زمل سے کہا۔۔،وہ چونکی

"اتنی جلدی"

"ہاں کیوں کوئی مسئلہ ہے"

فجر یکدم پریشان ہوئی

"نن۔۔نہیں آپی امل ہے نیچے وہ سن لے گی"

"ٹھیک ہے"

فجر خاموشی سے باہر نکل گئی،جبکہ زمل سر تھام کہ رہ گئی،وہ پریشان تھی،آنے والے وقت سے خوفزدہ،

اسے ڈر تھا اگر شادی ہو جاتی تو ہاشم بخوشی اس شادی کو نہیں نبھائے گا، وہ اسکی ضدی اور اکھڑ طبیعت سے واقف تھی۔۔،

ایسے میں فجر کا کیا ہو گا، وہ کیا کریگی، ان کہ رشتے سے اور کتنے رشتوں پہ اثر ہو گا، اور خدانخواستہ کچھ غلط ہو گیا تو، کہیں زمل اور ضامن کا رشتہ۔۔۔۔۔ "نہیں نہیں مجھے ایسا کچھ سوچنا ہی نہیں"

وہ سوچوں سے نکلی، مگر اسے ایک ڈر لاحق ہو گیا تھا۔۔۔

"اوئے ہوئے پچیس دن بعد کی ڈیٹ فکس ہوئی ہے"

امل خوشی سے چلائی تو سب ہنس دیئے

زمل نے ایک نظر ہاشم کو دیکھا تو وہ اسے دیکھ کہ مسکرا دیا، مگر وہ چاہ کہ بھی مسکرا نہ سکی

"جاؤ زمل کچن سے مٹھائی لے آؤ"

سویرا بیگم نے کہا تو وہ جی کہہ کہ اٹھ گئ

"ہاں چلو، میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں"

زاویار بھی اس کہ ساتھ کھڑا ہوا

"اس کہ ہاتھ سلامت ہیں،اور مٹھائی کوئی بھاری نہیں ہے"

ضامن اچانک ہی بول پڑا۔ بڑے جو اپنی باتوں میں مگن تھے اس کی بات سن کہ لاؤنج میں یکدم خاموشی چھا گئی تھی۔

زمل گڑبڑا کہ کچن کی جانب چلدی۔۔

جبکہ زاویار ضامن کو زبان چڑاتا زمل کہ پیچھے گیا

اور ضامن نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں

"کیا ہو گیا ایس دیکھ رہے سب"

وہ سب کہ دیکھنے پہ بولا

"چل تو میرے ساتھ چل"

ہاشم نے اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا

جاتے جاتے ایک قہر برساتی نظر وہ کچن پہ ڈالنا نہ بھولا تھا،اور اسکی حرکت پہ فجر اور امل

نے بمشکل قہقہہ ضبط کیا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے زمل"

زاویار کچن میں آتے ہوئے بولا

"یہ تو تم بتاؤ کیوں تنگ کرتے ہو اسے"

زمل نے گھور کہ کہا تو وہ ہنس کہ کہنے لگا

"قسم سے یار اس کہ ایکسپریشن انجوائے کرنے والے تھے، تم بھاگ کہ پہلے ہی آ گئی"

"سدھر جاؤ تم، چلو اب"

زمل بھی ہس پڑی تھی

"وہ جیلس کیوں ہوتا ہے اتنا"

وہ دونوں ہنستے ہوئے کچن سے باہر نکلے، یہ دیکھ کہ ضامن کہ تن بدن میں آگ لگ

گئی، جسے زاویار خوب انجوائے کر رہا تھا

"چلو میں سب کو خود کھلاتا ہوں"

زاویار نے زمل کہ ہاتھوں سے مٹھائی لیتے ہوئے شرارت سے ایک آنکھ دبائی۔، تو زمل نے اسے گھورا

"تم بیٹھو اتنی بھاری مٹھائی لے کہ آئے ہو تھک گ ئے ہو گے"

ضامن نے دانت پیستے ہوئے اس کہ ہاتھوں سے مٹھائی لیتے ہوئے کہا، اور سب کو کھلانی شروع کی

اب وہ زمل کی طرف آیا تو زاویار پھر بول پڑا

"وہ میٹھا نہیں کھاتی"

"اب اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو منہ بند رکھو بلکل"

وہ اسے گھور کہ بولا

"منہ کھولو" پھر زمل کو نرمی سے مخاطب کیا،

مگر اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کہ زمل نے جلدی سے مٹھائی کھالی تھی جبکہ امل اور ہاشم نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔۔۔

"ضامن وہ صرف مذاق کر رہا تھا"

زمل مسلسل ہنس رہی تھی، جس پہ ضامن مزید تپ رہا تھا

"تم ہنس لو نہیں نہیں ہنس لو"

وہ اس کہ کہنے پہ چپ ہو گئی تو وہ غصے سے بولا

"ضامن صرف مذاق تھا یار"

وہ ایک گھنٹے سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی، مگر اسکی باتوں پہ ہنس جاتی تھی، جس پہ ضامن مزید خفا ہو جاتا تھا

"تو میں نے کچھ کہا ہے کیا"

وہی انداز ہنوز قائم تھا

"یار وہ بیچارا تو۔۔۔۔"

"خبر دار جو اس کو بیچارا کہا، کمینہ "

ضامن نے دانت پیسے، زمل نے ہنسی ضبط کی

"ٹھیک ہے جب موڈ صحیح ہو جائے آجانا باہر"

"بیٹھی رہو چپ کر کہ کہیں نہیں جا رہی تم"

وہ اسے گھورتے ہوا بولا

"یہ صحیح ہے ویسے"

زمل کو ناچار وہیں بیٹھنا پڑا، اب وہ اسے ناراض بھی نہیں کر سکتی تھی، پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

"ضامن، ایک بات پوچھوں"

"ہوں۔۔بولو"

وہ فائل میں مصروف تھا، فائل سائیڈ پہ رکھ کہ بولا

"اگر کبھی ایسا ہوا، کہ "۔۔۔وہ چپ ہوئی

"کہ۔۔؟" ضامن نے پوچھا

"کہ سب کچھ خراب ہو گیا، مطلب سب کی آپس میں"

وہ چپ ہو گئ، وہ نہیں کہہ سکی کہ تمہارے بھائ اور میری بہن کہ رشتے سے ہمارا رشتہ کتنا اثر انداز ہو گا، مگر وہ ضامن تھا، ضامن جواد احمد جو اسے جاننے کہ دعوے کرتا تھا، جس کو اسکی سوچ تک رسائ تھی۔، تو وہ کیسے نہ جانتا کہ وہ کیا خدشہ لی ئے بیٹھی ہوئ ہے

"ہم کبھی الگ نہیں ہونگے، میں ہونے ہی نہیں دونگا"

وہ یقین سے بولا تو زمل نے مہز مسکرانے پہ اکتفا کیا

"میں جانتا ہوں تمہیں ہر پریشانی یا مسئلے میں میرا 'میں ہوں نا' سننے کی ایسی عادت پڑی ہے کہ جب تک میرے سامنے من کا غبار نہ نکال لو، زندہ محسوس نہیں کر پاتی سب کہ لی ئے مغرور سی لڑکی در حقیقت کس قدر کمزور ہے یہ مجھ سے بہتر کوئ نہیں جان سکتا"

وہ اس کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا

"یہ بے عزتی تھی کہ تعریف"

زمل نے ناک چڑھا کہ کہا، تو وہ ہسنے لگا

"کچھ بھی سمجھ لو"

تبھی دروازہ ناک کر کہ امل اندر آئی

"اگر رومانس ہو گیا ہو تو چل کہ کھانا کھالیں"

"زمل تم نے مجھے دھوکہ دیا، افسوس بے وفا لڑکی"

امل کہ پیچھے سے زاویار بھی نمودار ہوتے ہوئے بولا

"تو رک تیری محبت کہ چاہ میں پورے کرتا ہوں"

ضامن اس تک پہنچتا مگر اس سے پہلے زاویار نے دوڑ لگادی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"آپ نے نکاح کا ڈریس لینے جانے سے انکار کیوں کر دیا"

ہاشم لیٹا ہوا اپنی سوچوں میں مگن تھا، جب زمل وہاں آئی تھی۔۔۔، ضامن بھی وہیں موجود تھا

"کیوں کہ میرا دل نہیں چاہا"

"ہاشم بھائ آپکا نکاح ہو رہا ہے۔،یہ عید کا سوٹ لینے جانے کی بات نہیں ہو رہی"

زمل نے اسے سمجھانا چاہا

"کی فرق پڑتا ہے جب میرے لی ئے یہ سب معنی ہی نہیں رکھتا"

"ایک منٹ۔۔۔کوئ مجھے بتائے گا کہ کیا ہو رہا ہے"

ضامن نے سوال کیا

"پوچھوا نہی سے،بلکہ سمجھاؤ انہیں یہ رشتہ بخوش نبھائیں گے تو ہی یہ شادی ہو گی،ورنہ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا،بعد کہ رونے سے بہتر ہے کہ ابھی رو لیا جائے"

زمل غصے میں سب کہہ کہ چلی گئ

"بھائ یہ سب کیا ہو رہا ہے"

ضامن نے پوچھا۔۔،تو ہاشم لفظ بہ لفظ اسے سب بتانے لگ

ا

اور ضامن حیران پریشان سا سب سنتا رہا۔۔

"اور آپ اب شادی کر رہے ہیں"

"تو میں کیا کروں ضامن"۔۔۔۔۔وہ بے بس تھا

"دادو سے بات کریں یار"

"تم جانتے ہو وہ نہیں مانیں گی"

"تو پھر۔۔؟"

پھر یہ کہ کوئی چوائس نہیں ہے"

ہاشم سر نفی میں ہلانے لگا

"چوائس ہے بھائی، ابھی آپ کہ پاس چوائس ہے، مگر بعد میں نہیں ہو گی، بزدلوں کی طرح فیصلہ نہ کیجیے گا، ابھی بھی وقت ہے"

وہ اسے سوچنے کہ لیے چھوڑ کہ باہر نکل آیا

ضامن باہر لان میں آیا، تو زمل کو ان سب کہ بیچ میں بیٹھا ہوا پایا۔۔ وہ ڈائریکٹ اس کا ہاتھ پکڑ کہ وہاں سے لے آیا اور زاویار زور زور سے سیٹی بجانے لگا

"تم تو منہ بند کرواپنا"

امل نے اس کہ بازو پہ دھپ رسید کی۔۔اور بس پھر امل اور زاویار بن گ ئے ٹام اینڈ جیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"میں نے بھائی کو سمجھایا ہے"

ضامن نے بات شروع کی

"میں انہیں ہزار دفعہ سمجھا چکی ہوں"

زمل نے جواب دیا

"یار زمل تم جانتی تو ہو ان کیلی ئے یہ سب کتنا مشکل ہے ابھی، اچانک اتنا بڑا چینج۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ضامن ابھی ان کیل ئے مشکل ہے، بعد میں سب کیلی ئے مشکل ہو جائے گا"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"میں جانتا ہوں، مگر تم بھی سمجھوا نہیں کچھ اسپیس دو، تم بھی جانتی ہو مجھے یہ سب تمہیں سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے کہ دل ہر جگہ نہیں لگتا، لاڈ ہر کسی سے نہیں اٹھوائے جاتے، مان ہر کسی پہ نہیں ہوتا، ہر کسی کیلی ئے ہم کھلی کتاب نہیں ہوتے، ہر کسی کی آنکھوں سے پڑھے جانے کی خواہش نہیں ہوتی، کبھی کسی ہجوم پہ نگاہ نہیں رکتی، نظر کسی ایک پہ ہی ٹکتی ہے، دل کوئی نا معلوم جزیرہ نہیں جو ہر کشتی کو پناہ دینا چاہتا ہے۔ سمجھ رہی ہو نہ"

وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا

"ہاں۔ تمہیں تو فلاسفر ہونا چاہیے تھا"

وہ شرارت سے بول کہ ہنسنے لگی، ضامن بھی سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہنس دیا

"کیا یار آپی آپ کیوں ڈریس لینے نہیں جا رہی ہیں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل کب سے فجر کو منا رہی تھی، مگر اسکی نہ ہاں میں نہ بدلی، ہاشم کی بے دلی دیکھ کہ اسکا بھی جی-اچاٹ ہو گیا تھا

"مجھے تنگ نہیں کرو امل"

"کیا ہو گیا بھئی، آپ ہی کی شادی ہے یار، تھوڑا سیریئس لے لو شادی کو۔، شادی ہے یہ کالج کی فیئر ویل پارٹی نہیں ہے یار خدا کو مانو"

"امل تم چلو میں انکو لے کہ آتی ہوں"

زمل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"جلدی آنا، میں ہاشم بھائی کو تیار کرواتی ہوں"

امل اس کہ کان میں سرگوشی کر کہ جلدی سے باہر بھاگی

"کیا ہوا ہے آپی"

زمل اسکا ہاتھ تھام کہ پوچھنے لگی

"مجھے یہ شادی نہیں کرنی زمل"

"کیوں"۔۔۔۔وہ حیران ہوئی

"میں ابھی روسکتی ہوں، لیکن ساری زندگی نہیں روسکتی"

"نہیں آپی وہ ہاشم بھائی۔۔۔۔۔"

"بس کردو زمل، مجھے سب معلوم ہے، میں ہاشم اور ضامن کہ درمیان ہونے والی گفتگو سن چکی ہوں"

فجر کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔،زمل نے سر جھکالیا، فجر نے کہنا شروع کیا

"پتا ہے ہم خود کو اذیت میں خود ہی ڈالتے ہیں، کسی ایسے انسان کہ سامنے اپنے جذبات ضائع کرکہ جوان لفظوں کو سمجھے گا ہی نہیں، اس پہ محبت یا محبتوں بھرے جملے ضائع کر کہ واپسی کی توقع رکھتے ہیں، اور پھر روتے ہیں کہ اسنے ہمیں رلایا۔۔ارے نہیں۔۔! ہماری توقعات ہماری تکلیف کی وجہ بنتی تھی، میں نے خود کو سمجھالیا ہے اپنی خوشی کو خود میں ڈھونڈنا ہے دوسروں میں نہیں"

فجر کہتے ہوئے روپڑی تھی، زمل نے فوراًاسے گلے سے لگایا

"مگر آپی کسی کو محبت کرنے کیلیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔اگر آپ محبت بھرے جملے

نچھاور کرر ہے ہیں تو یہ آپکی محبت ہے۔اگر وہ اچھا جواب نہیں دے رہا تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ قابل ہی نہیں ہے۔۔۔ پھر لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ اس نے تکلیف دی۔ حالانکہ محبت کرنا یا نہ کرنا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔یہ دل کے رشتے ہیں"۔۔۔

"یہ بہت مشکل ہے زمل، کیا تم میرا ساتھ دو گی"

فجر اس کہ گلے سے لگی پوچھنے لگی

"یہ کیسی باتیں کرر ہی ہیں آپ آپی، میں ہمیشہ آپ کہ ساتھ ہوں"

زمل نے اسے یقین دہانی کروائ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔

"بابا میں آجاؤں"

زمل نے اجازت چاہی۔،

"آجاؤ میری بیٹی"

وہ بہت محبت سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔،یہ انکی ہمیشہ کی عادت تھی، وہ اپنی

تینوں بیٹیوں پہ جان نچھاور کرتے تھے

"ارے بیٹھی ئے آفندی صاحب کھڑے کیوں ہو گ ئے"

زمل شرارت سے بولی

"ہاہابد تمیز"۔۔۔وہ بیٹھے، تو دو منٹ زمل چپ رہی، وہ ڈر رہی تھی۔ اسنے ضامن سے بھی بات نہیں کی تھی جانے اسکا کیا ری ایکشن ہو گا۔۔وہ سوچنے لگی

"کیا بات ہے زمل"

"بابا وہ بات یہ ہے کہ۔۔"

ابھی زمل کچھ بولتی اس سے پہلے مریم بیگم وہاں آئیں

"نیچے چل کہ دیکھی ئے کیا کارنامہ انجام دے کہ آئے ہیں بھتیجے"۔۔۔

وہ نخوت سے بولیں

"کیا ہوا مما"۔۔۔۔زمل نے پوچھا

"ہاشم لڑکی لے کہ آیا ہے"

"لل۔۔لڑکی کیا مطلب"۔۔۔وہ ٹھٹکی دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی،اور ان دونوں کہ کچھ کرنے،کہنے یا سننے سے پہلے وہ کمرے سے بھاگتے ہوئے نکلی تھی

"بتاؤ برخوردار یہ کون ہے"

وہ لاؤنج میں آئی،تو دادو کی گرج دار آواز گونج رہی تھی

ہاشم ایک لڑکی کہ ساتھ کھڑا تھا،اور ان کہ ساتھ ایک طرف زاویار کھڑا تھا اور طرف ضامن۔۔

زمل نے ضامن کی جانب دیکھا،تو وہ اس پہ سے نظر پھیر گیا

"کیا پوچھا ہے تم لوگوں سے کون ہے یہ"

جواد صاحب غصے سے دہاڑے تھے

امل فجر کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی،جو کسی بھی وقت گر جاتی۔۔

"بابا،بھائی نے آپ لوگوں سے کئی دفع بات کی مگر آپ نے سنا ہی نہیں،تو ہم سے بھائی

کا نکاح کروا دیا ہے، یہ زینب ہے"

ضامن نے بتایا، سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

اور جواد صاحب نے ایک زوردار تھپڑ ہاشم کو لگایا تھا

سب چپ تھے

"یہ تربیت کی تھی ہم نے تمہاری کہ ایک لڑکی کو بھگا لاؤ، اور تم قاضی صاحب بنے بھائی کا نکاح پڑھوا کہ آئے ہیں، بہت خوب تو اب اس گھر میں کیا کر رہے ہو تم لوگ"

انہوں نے ہاشم کہ ساتھ ساتھ ضامن کو دھکا دیا، جو لڑکھڑا کہ دو قدم پیچھے ہٹے

"بس کیجیے ابو، زندگی میں نے گزارنی ہے، تو میں کیوں اس سے شادی کروں جسے میں پسند ہی نہیں کرتا، ساری زندگی دادو کہ فیصلے کہ آگے سر جھکایا ہے آپ نے اب کم از کم ہماری تو نہ قربانی دیں"

ہاشم بھی چیخ کہ بولا تھا

"واہ بیٹا بہت خوب، یہ تربیت کی ہے تم نے انکی"

دادو بھی تیز لہجے سے بولیں

"اور تم بہورانی کس پنچ خاندان سے ہو"

وہ زینب سے مخاطب ہوئیں

"دادو بس بہت ہوا، میں ایک لفظ نہیں کسی کا برداشت کرونگا، بیوی ہے یہ میری سمجھیں آپ"

ہاشم ہر ایک سے لڑ رہا تھا، وہ غلط قدم اٹھا چکا تھا تو اب نتائج بھی تو بھگتنے تھے نہ۔۔

"زبان تو دیکھو لاڈلے کی جج کر کہ آئے ہو نہ، شاباش بہت خوب کیا کہہ سکتے ہیں جب ماں نے ہی ایسی تربیت کی ہے، آج سے میری صرف تین پوتیاں ہیں، کوئی نواسہ نہیں، کوئی پوتا نہیں، مر گئے سب۔۔ "

"اور مجھے فخر ہے کہ میرا بیٹا نہیں ہے"

اس سب میں آفندی صاحب پہلی مرتبہ بولے

"آپی"۔۔۔امل چلائی۔۔۔فجر اسی کہ بازوؤں میں جھول گئی تھی

سب بھاگے تھے اسکی طرف،

ضامن اور زاویار نے اسے پکڑنا چاہا تو آفندی صاحب بولے

"اسے ہاتھ مت لگانا، ابھی میرے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ اپنی اولاد سنبھال سکوں"

وہ فجر کو لیے باہر کی طرف بھاگے

آفندی صاحب، جواد احمد، مریم بیگم اور زمل ہسپتال کہ کوریڈور میں موجود ڈاکٹر کہ باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے، جب ڈاکٹر باہر آئے

"ڈاکٹر میری۔۔میری بیٹی کیسی ہے"

مریم بیگم بولیں

"گھبرانے کی بات نہیں ہے، پیشنٹ کا بی-پی بہت لو ہو گیا تھا جس وجہ سے وہ بیہوش ہو گئیں تھیں، ڈرپ لگا دی ہے، بی-پی نارمل ہو گا تو وہ ہوش میں آ جائینگی"

ڈاکٹر نے بتایا تو سب کو تسلی ہوئی

زمل نے مریم بیگم کو تھام کہ وہاں موجود بینچ پہ بٹھایا، جبکہ امل گھر پہ دادو کہ پاس تھی

"مماسب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں"

"کیسے پریشان نہ ہوں، میری بیٹی کی شادی ٹوٹ گئی ہے، ہسپتال میں پڑی ہے وہ کیسے پریشان نہ ہوں"

وہ کہتے ہوئے رونے لگیں، ماں تھیں نہ بیٹی کا غم انہیں رلا رہا تھا۔۔

--

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو ہاشم سیدھا بیڈ پہ جا کہ لیٹا۔۔

"آئی ایم سوری جو کچھ دادو نے کہا"

ہاشم اسکا ہاتھ تھام کہ بولا

"کوئی بات نہیں، ہم نے جو کیا ہے اس پہ یہ سب سننا تو ملے گا"

وہ پھیکا سا مسکرائی، تو ہاشم نے اثبات میں سر ہلا کہ آنکھیں موند گیا

زمل صبح جواد صاحب کہ ساتھ گھر آ گئی تھی، فجر کا بی-پی نارمل نہیں ہو پا رہا تھا۔۔ وہ ہوش میں آ گئی تھی، مگر ابھی کمزوری بہت تھی وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی جس کہ باعث

ڈاکٹر نے دو دن ہسپتال میں رکنے کا ہی کہا تھا

"کیسی ہیں آپی"

فجر کو دیکھ کہ امل اس کی جانب لپکی۔۔جواد صاحب وہاں سے چلے گ ئے تھے

"ٹھیک ہیں اب، تم نے ناشتہ کیا"

زمل نے پوچھا

"نہیں، مجھے کہاں آتا ہے بنانا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پھیکا سا ہنس کہ بولی

"آؤ چلو میں بناتی ہوں "

زمل کچن کی جانب بڑھتی ہوئی بولی

تو امل بھی اس کہ پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

وہ دونوں ناشتہ کر کہ کچن سے نکلیں تو سامنے سے ضامن، ہاشم اور زینب کو آتے دیکھا،

وہ دونوں انہیں نظر انداز کر کہ آگے بڑھنے لگیں تو ہاشم نے زمل کو آواز دی۔۔۔

"فجر کیسی ہے"

"کیسی ہونی چاہیے وہ"

زمل نے جواب دینے کہ بجائے سوال کیا

"میں شرمندہ ہوں مگر۔۔۔

"آپکی شرمندگی سے بات تو نہیں بنتی مگر اب آپکا کوئی تعلق نہیں کہ وہ زندہ ہیں مر گئیں ہیں"

زمل نے جواب دیا اور ایک نظر زینب کو دیکھ کہ بولی

"شادی مبارک ہو"

اس سب میں وہ ضامن کو مکمل نظرانداز کیئے ہوئے تھی

جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔

"مجھے بہت غصہ آرہا ہے زمل"

امل چپس کھاتے ہوئے بولی

وہ دونوں آج کالج آئیں تھیں، اور اب کلاس نہ ہونے کی وجہ سے کینٹین میں موجود تھیں

گھر پہ وہ کوئی بات نہیں کر سکی تھیں، مستقل وہ دونوں فجر کہ ساتھ موجود تھیں، ہر وقت کوئی نہ کوئی اوٹ پٹانگ باتوں سے اس کو ہنساتی رہتی تھی

"مجھے سب پتہ تھا امل"

"کیا مطلب، یہ مت کہنا کہ تم جانتی تھی ہاشم بھائی شادی کرنے جارہے ہیں"

امل کو اس کی بات پہ دھچکا جبھی آگے ہوتے ہوئے بولی

"پاگل ہو کیا سر نہ پھاڑ دیتی میں انکا"

زمل غصے سے بولی

"اچھا باقی سب تو مجھے بھی پتہ تھا کہ وہ زینب کو چاہتے ہیں"

"تم کیسے جانتی تھی"۔۔۔وہ پوچھنے لگی

"تم لوگوں سے زیادہ میں ان کہ کلوز تھی شاید، مگر میں ان کو معاف نہیں کروں گی،اور خبر دار جو ضامن بھائی سے بات کی ہو تو، بھول جاؤ اب انہیں"

امل یاد آنے پہ بولی،اسکی بات پہ زمل نے تڑپ کہ اسے دیکھا، باقی سب کیلی ئے کتنا آسان ہوتا ہے نہ اسے بھول جانے کا کہہ دینا۔۔

"ہاں میں ناراض ہوں اس سے"۔۔۔زمل اپنے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔امل نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا

وہ سمجھ نہیں سکی کہ زمل خود کو باور کروا رہی تھی یا خود کو ہمت دے رہی تھی

"دیکھو زمل جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہی ئے تھا، مگر تم اب جانتی ہو کہ شاید ہی ایسا ممکن ہو جو تم چاہتی ہو، ورنہ اب کوئی چانس نظر نہیں آرہا ہے، خود کو سمجھاؤ ہمت کرو"

امل اس کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھے رسانیت سے اسے سمجھانے لگی۔۔

زمل آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیل کہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا"۔۔تو امل بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

"سلام پھپھو"

وہ دونوں کالج سے گھر آئیں تو لاؤنج میں ہی دادو اور صباء بیگم موجود تھیں، انہیں سلام کر کہ وہ انہیں کہ پاس بیٹھ کہ باتیں کرنے لگیں۔۔

تھوڑی دیر میں وہاں ضامن اور زاویار بھی آگ ئے تھے

جس کا کسی نے بھی خاص نوٹس نہیں لیا، ضامن اپنے سامنے والے صوفے پہ موجود زمل کو ایک ٹک دیکھنے میں مصروف تھا جب زاویار نے اسے کہنی مار کہ اس کا ارتکاز توڑا

"بس کر دے کچھ شرم کر لے، سب کہ بیچ میں تاڑ رہا ہے اسے"

"تو اپنا کام کر نہ"۔۔۔وہ جھنجھلا کہ بولا

"دیکھ بھی نہیں رہی وہ تیری طرف"

زاویار نے ہنس کہ کہا

"ناراض ہے نہ اسلی ئے"

"اور وہ مانے گی کیسے"۔۔۔وہ پوچھنے لگا

"اسکو کوئی نہیں منا سکتا جب تک وہ خود نہ ماننا چاہے"

ضامن افسوس سے بولا

"بس کر،افسوس ایسے کر رہا ہے جیسے تیرے بھائی نے نہیں اسکی بہن نے بھاگ کہ شادی کی ہے"

"زیادہ بکواس نہ کر"۔۔۔وہ گھور کہ بولا

"اماں جی آجائیں کھانا لگ گیا ہے"

آمنہ بیگم ڈائننگ ٹیبل سیٹ کرتے ہوئے بولیں

"تم دونوں نے چینج نہیں کیا اب تک،جاؤ چینج کر و جا کہ،اور زمل تم فجر کہ ساتھ کھالینا،وہ تمہارا پوچھ رہی تھی"

مریم بیگم وہاں آتے ہوئے بولیں،انکی بات پہ ضامن نے زاویار کی جانب دیکھا

"اچھا میں انہیں لے کہ آتی ہوں"

زمل بیگ اٹھاتے ہوئے بولی، تو امل بھی اٹھ گئ

"اس کو کمرے میں ہی رہنے دو"

زینب اور ہاشم کو آتے دیکھ کہ مریم بیگم نے منع کرنا چاہا

"کیوں، انہوں نے بھاگ کہ شادی کی ہے جو وہ چھپ کہ بیٹھیں"

زمل نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو کہ بول پڑی، جبکہ ضامن نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا، وہ تو کسی قاتل کو بھی قاتل کہتے ہوئے سو دفعہ سوچتی تھی تو اب اتنی تلخ مزاج کیسے ہو گئ وہ۔۔۔ جبکہ زینب نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

آنکھوں میں فوراً آنسو آئے تھے، جنہیں چھپانے کیلیئے وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔

"آپی چلیں کھانا کھائیں چل کہ سب کہ ساتھ"

وہ کمرے میں آتے ہوئے بولی

"یہیں لے آؤ، ہم تینوں ساتھ کھالینگے، مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا"۔۔۔۔ فجر بہانہ کرتے

ہوئے بولی

"کب تک اس کمرے میں قید رہیں گی، جنہیں شرمندگی ہونی چاہیئے وہ سب تو
پورے گھر میں دندناتے پھر رہے ہیں"

زمل کو غصہ آیا

"زمل ضد نہیں کرو"

"آپی آپ 5 منٹ میں اٹھ رہی ہیں بس بہت ہوا، اور جب ہم خود ہی اس شادی سے
انکار کرنے جا رہے تھے، پھر کیا فرق پڑتا ہے کہ کیا ہوا، بس اٹھیں چلیں"

وہ فجر کا ہاتھ پکڑ کہ اٹھانے لگی

"ضامن سے بات ہوئی"۔۔۔فجر نے پوچھا

"نہیں"

"اسکو معاف نہیں کرنا زمل، وہ اپنے بھائی کیلیے تم سے رشتہ داؤ پہ لگا گیا، تو تم اپنی
بہن کیلیے وہ رشتہ ختم کر دینا"

زمل نے حیرانی سے اسکی جانب دیکھا، ایک پل کو اسے فجر خود غرض لگی، مگر یہاں اسکی

خود غرضی جائز تھی

"چلیں کھانا کھاتے ہیں"۔۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے بولی

"مجھے غلط مت سمجھنا زمل، مگر یہاں ہاشم کو پے بیک کرنے دو، وہ اپنے بھائی پہ جان دیتا ہے، میں دیکھنا چاہتی ہوں جب اس کہ بھائی نے اس کیل ئے اپنی بچپن کا عشق داؤ پہ لگا دیا، تو وہ کیا کریگا، اس سے محبت پہ میرے ساتھ تمہیں سزا ملی ہے تو، وہ بھی تو سزا کا حقدار ہوا نہ "

فجر نے کہا تو زمل نے مہز گردن ہلا دی

"مت دیکھ کہ وہ شخص گنہگار ہے کتنا

یہ دیکھ کہ تیرے ساتھ وفادار ہے کتنا"

وہ دونوں کھانے کی میز پہ پہنچیں تو تقریبا سب کھانا شروع کر چکے تھے، سوائے ضامن کہ، وہ زمل کا انتظار کر رہا تھا، اور وہاں موجود ینگ پارٹی میں سب جانتے تھے،

یہ ان دونوں کی شروع سے عادت تھی، دونوں میں سے ٹیبل پہ ایک بھی موجود نہ ہوتا، توتب تک دوسرا کھانا شروع نہیں کرتا تھا۔۔۔

"زمل یہ پانی کا جگ بھر لانا"

صباء بیگم نے اسے جگ تھمایا

"جی پھپھو۔"

"لاؤ میں لے آتی ہوں"

زینب نے کہا، تو زمل بغیر کوئی جواب دیے چلی گئی

سب نے ایک نظر دونوں کو دیکھا پھر دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گئے

وہ واپس آئی تو فجر اسکی جگہ پہ براجمان تھی، جو کہ ضامن کہ برابر والی کرسی تھی، وہ جانتی تھی فجر جان بوجھ کہ وہاں بیٹھی تھی، جبھی خاموشی سے دوسری طرف جا کہ بیٹھ گئی۔

کھانے کہ دوران ضامن سے نظر ملی تو وہ اسے دیکھ کہ مسکرایا، جسے نظرانداز کر کہ وہ کھانے میں مصروف رہی

"ہاش ضامن بیٹا، خوب محنت لگنے والی ہے تیری، پاپڑ بیلنے شروع ہو جا"

زاویار اسکا مسکرانا، اور زمل کا نظرانداز کرنا دیکھ کہ بولا

تو ٹیبل کہ نیچے سے ضامن نے اس کہ پیر پہ زور سے اپنا پیر مارا، تو درد سے چیخ اٹھا، سب نے اسکی جانب دیکھا، تو وہ ہنسنے لگا

"مرچ کھالی غلطی سے"

"حالانکہ مرچوں والے کام یہ خود کرتا ہے"

امل زمل کہ کان میں آہستگی سے بولی تو وہ پھیکا سا مسکرا دی۔۔

ضامن اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا جب سویرا بیگم کے کمرے سے نکلتی ہوئی زمل سے ٹکرایا۔۔۔۔

زمل کا سر ضامن کے سینے سے ٹکرایا تو اسے لگا جیسے کسی پتھر سے سر ٹکرایا ہو۔۔

"اففففف خدا"

زمل اپنا سر پکڑ کہ بولی۔۔۔

"دکھاؤ لگی تو نہیں"

ضامن اپنا بازو اس گرد حائل کر کہ اسے گرنے سے بچاتے ہوئے بولا

"اندھے ہو دکھتا نہیں کیا"

زمل نے سر اٹھا کہ کہا تو، ضامن کو اپنے نزدیک دیکھ کہ

جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوکے ایم سوری"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے بولا، تو زمل جو پہلے ہی ٹکرانے پہ روہانسی ہو گئی تھی، اس کہ اتنے نرم لہجے پہ باقاعدہ آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔

وہ جانتا تھا زمل پریشان تھی، ناراض تھی، جبھی اسے اسپیس دے رہا تھا، تاکہ اسکا غصہ ٹھنڈا ہو تو وہ اسے منا لے۔۔۔

وہ وہاں سے جانے لگی جب ضامن نے اس کا بازو پکڑا اور اسے زبردستی اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے آیا۔۔۔

کمرے میں لا کر اس نے دروازہ بند کیا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

"ضامن دروازہ کھولو، مجھے بہت کام ہے"

زمل گھبراتے ہوئے بولی کیونکہ ضامن اس کے نزدیک کھڑے اسے مسلسل دیکھ رہا تھا

"ایک دفعہ میری بات سن لو پھر چلی جانا"

"مجھے نہیں سننی تمہاری کوئی بات"

وہ دیوار کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

"ادھر مجھے دیکھو"۔۔۔وہ اسکا چہرہ پکڑ کہ اپنی طرف کر کہ بولا، تو زمل نے آنکھیں بند کر لیں، کیونکہ آنکھیں برسنے کو تیار تھیں

"ہے ششش رونا نہیں، تم ایک دفعہ میری بات سن لو میں سب ٹھیک کردونگا، ٹرسٹ می"

"نہیں سننا مجھے کچھ، مجھے کچھ ٹھیک نہیں کرنا، نہیں کرنا مجھے تم پہ ٹرسٹ سمجھے تم، جان چھوڑ دو میری خدا کیلئے"

وہ چلاچلا کہ کہتی، اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے اس سے چھڑوا کہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔

پیچھے ضامن اس کے ری-ایکشن پہ ششدر رہ-گیا

بھول سے اگر کوئی بھول ہوئی ہو تو

بھول سمجھ کر بھول جانا

بھولنا صرف بھول کو ہی

بھول کر ہمیں نہ بھول جانا۔۔۔

"بس کرو اب کیوں رو رہی ہو، یا تو انکی سن لینی تھی"

امل زمل کے مسلسل رونے پہ چڑھ کے بولی

"یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے"

وہ روتے ہوئے بولی

"لو جی کرے کوئی تو بھرے کوئی، سر پہ گن رکھی تھی تمہارے ہم نے"۔۔۔

امل دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکاتے ہوئے بولی

"تم لوگوں کو میں انسان نہیں لگتی نہ، آپی اپنا حکم سنا کے چلی گئیں، اسے سزا دینا، تم بول

کہ چلی گی اُسے بھول جاؤ،

اور وہ کہتا ہے سب صحیح کر دونگا، مجھے بتاؤ میں کیسے اس سے دور رہوں گی، اور ایک ہی گھر میں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"

"ارے یار میں نے تو ایک اپنی طرف سے بات کی تھی، اور آپی کو تم رہنے دو، جو تمہیں صحیح لگتا ہے وہ کرو، کیوں کہ جو بھی نتیجہ ہو گا وہ تمہیں ہی فیس کرنا ہے"

امل اسے سمجھانے لگی

"مگر اتنی آسانی سے معاف نہیں کرونگی اسکو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمل نے اپنے آنسو پونچھے

"کیا مطلب ہے پھر تم رو کیوں رہی تھی"

امل کو شدید حیرت ہوئی

"وہ تو غصہ آرہا تھا نہ"

وہ منہ بنا کہ بولی۔۔

"مر و تم پاگل عورت"۔۔۔امل نے غصے سے تکیہ اٹھا کہ اسے مارا

"مار کیوں رہی ہو"۔۔۔زمل نے تکیہ کیچ کیا

"عجیب ہو یار تم لوگ،اس سے لڑنا ہے، مگر اس سے دور نہیں جانا،ناراض بھی رہنا ہے
اپنی مرضی سے ہے اور روتے بھی رہنا ہے"

وہ غصے سے چبا چبا کہ بولی تو زمل ہنسنے لگی

"وہ آج ان لوگوں کی خالہ آرہی ہیں اپنے دونوں بچوں سمیت"۔۔۔امل نے بتایا

"کیوں بھئی"

"ہاشم بھائی نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اسکا ولیمہ بھی تو کرنا ہے"۔۔۔

"ہاہاہاہاھھھھھھھھھھھھا پھر تو وہ ردا بھی آئے گی"

زمل کچھ سوچتے ہوئے بولی،امل ہنسنے لگی ردا کا ضامن سے حد سے زیادہ چپکنے پہ زمل کو
وہ زہر لگتی تھی

"پریشان نہیں ہو،اس بار ہم دونوں اسکو مزہ چکھائیں گے"

امل شیطانی مسکراہٹ سجائے بولی،اسکا اشارہ سمجھ کہ زمل نے بھی ہنستے ہوئے سر ہلایا

"اہاں تو آپ لوگ آ ہی گ ئے"

ضامن اپنی خالہ،ردا اور حسن سے ملتا ہوا زمل کہ ساتھ ٹو سیٹر صوفے پہ آ بیٹھا۔۔زمل پہلو بدل کہ رہ گئ

"اور ردا کیسی ہو تم"

ضامن اپنی عادت کہ خلاف مسکراتے ہوئے بولا

اور ردا تو اس کہ مسکرا کہ بات کرنے پہ خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی

"میں ٹھیک ہوں ضامن"

"زمل بیٹا جاؤ چائے بنا لو"

سویرا بیگم نے کہا تو وہ کچن میں جانے کیلی ئے اٹھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بھی ہیلپ کر دیتی ہوں"۔۔۔زینب بھی اٹھی تھی

"بھابھی آپ تھک جائیں گی اسکو کرنے دیں"

ضامن نے زمل کی جانب دیکھ کہ کہا، تو وہ اسے گھور کہ رہ گئ

"کیوں وہ نہیں تھکے گی کیا"۔۔۔۔زینب مسکرا کہ بولی

"نہیں وہ ایلیئن ہے نہ اسلی ئے"۔۔۔

ضامن کہ بولنے سے پہلے ہی ردا بول پڑی

"ہاں نہ جس سیارے سے یہ لوگ ہم بھی وہیں ہوتے تھے"

امل نے جوابی کارروائ پہ کہا

جس پہ زمل نے قہقہہ لگایا

"ارے ٹڈی تم کہاں چلی"۔۔۔۔زاویار نے امل کو سیڑھیوں سے اترتے یکھ کہ پوچھا

"آپ نے مجھے ٹڈی کہا"۔۔۔امل اپنی طرف اشارہ کر کہ بے یقینی سے بولی

"نہیں تو تمہارے علاوہ یہاں اور کون ہے۔،اور یہ آپ کہہ کہ اتنی عزت"۔۔وہ صوفے پہ بیٹھا مزے سے بولا

"ہاں تمہیں کہاں عزت راس آتی ہے،اور میں کوئی ٹڈی نہیں ہوں"۔۔امل ناک چڑھا کہ بولی

"ہو ٹڈی تم۔۔۔تمہاری جتنی لڑکیاں ساتویں کلاس میں ہوتی ہیں کوئی دیکھ کہ یقین کرے گا ہی نہیں کہ فرسٹ ایئر میں ہو"۔۔۔زاویار اسے مسلسل چڑا رہا تھا۔۔

"کوئی نہیں میری ہائیٹ 5'5 ہے اور بلکل نارمل ہے۔"۔۔۔امل نے کہا

"تو میں کب بولا کہ ابنارمل ہے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ اسکول جانے کی عمر میں کالج جا رہی ہو"۔۔۔۔زاویار ہنس کہ بولا

"اچھا ایک کپ چائے بنادو اور چینی کم رکھنا۔۔۔۔زاویار اس کہ بولنے سے پہلے ہی دوبارہ بولا

زہر نہ ڈال دوں چینی کہ بجائے۔۔۔

"وہ تم خود اپنی چائے میں ڈال کہ پیناٹڈی"

"مرو تم"۔۔۔امل پیر پٹخ کہ کہتی کچن کی جانب چلی گئ۔۔۔۔

وہ ہنسنے لگا

۔۔۔۔

زمل اپنے کمرے میں آئ تو وہاں ضامن بیڈ پہ نیم دراز ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اس کا انتظار کر رہا تھا

"تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو"۔۔زمل حیران ہوئ

"تمہیں دیکھنے آیا تھا"۔۔۔وہ قدم قدم چل کہ اس تک آیا

"دیکھ لیا اب جاؤ"

"جی بھر کہ دیکھنے تو دو"

وہ اس کہ قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔زمل گڑبڑا گئ

"کیا بد تمیزی ہے یہ، نکلو یہاں سے چلو"۔۔۔

زمل دروازے کہ پاس کھڑی ہو کہ بولی

"میں تو نہیں جارہا، نکال سکتی ہو تو نکال کہ دکھاؤ"

وہ اپنے دونوں بازو سینے پہ باندھ کہ بولا

"تنگ نہیں کرو، ضامن"

"میں نے کہاں کچھ کیا، تم ہی سب کر رہی ہو"

وہ کندھے اچکا کہ بولا

"اور کچھ"

"اتنی پیاری لگتی ہو تم منہ پھلائے ہوئے"

وہ اپنی انگلیاں اس کہ گالوں سے چھُو کر کہ بولا

۔۔"ضامن"۔۔۔۔وہ سٹپٹائی

"کیا ضامن، کیوں لاپرواہ ہوتی جارہی ہو میری طرف سے تم جانتی ہو نہ مجھے تمہارے

بغیر رہنا نہیں آتا"

وہ اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا

"بولو چپ کیوں ہو، ہم کیوں ان کیلیئے ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں"

اسکی خاموشی پہ وہ دوبارہ بولا

"تمہیں ایک دفعہ سوچنا چاہیئے تھا، ضامن اس سب سے ہمارا رشتہ کتنا اثر انداز ہو گا"

وہ اسکا ہاتھ تھام کہ بولی

"میں نے کہا تھا نہ ہم کبھی الگ نہیں ہونگے میں ہونے ہی نہیں دونگا"

وہ دونوں ہنوز اسی پوزیشن میں تھے، زمل نے کچھ کہنے کہ بجائے آنکھیں موندلیں تو ضامن کہ چہرے پہ تبسم بکھر گیا

جبھی کوئی کمرے کا دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوا تھا

وہ دونوں فوراً سے پہلے دور ہوئے تھے

اور آنے والے کو دیکھ کہ پل میں زمل کا رنگ اڑا تھا

وہ دونوں ہنوز اسی پوزیشن میں تھے، زمل نے کچھ کہنے کہ بجائے آنکھیں موندلیں تو

ضامن کہ چہرے پہ تبسم بکھر گیا

جبھی کوئی کمرے کا دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوا تھا

وہ دونوں فوراً سے پہلے دور ہوئے تھے

اور آنے والے کو دیکھ کہ پل میں زمل کا رنگ اڑا تھا

"کیا ہو رہا ہے یہاں"

امل شرارت سے اندر آتے ہوئے بولی۔،

زمل چہرے پہ ہاتھ پھیر کہ خود کو پر سکون کرنے لگی

جبکہ ضامن سرد نظروں سے اسے دیکھتا ہوا، نفی میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا

"کیا ہو گیا"۔۔۔امل ہنسنے لگی

"جان نکال دی تھی تم نے میری"۔۔زمل بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"دل دھک دھک ہو رہا ہے کیا"۔۔۔امل شرارت میں آہستگی سے بولی

"بہت زور سے"۔۔۔زمل نے کہا تو امل ہنسنے لگی

"تم کیوں آئی تھی"۔۔۔زمل لیٹتے ہوئے پوچھنے لگی

"کیوں تمہارا مومنٹ خراب ہو گیا کیا"

"شٹ اپ امل"۔۔۔زمل آنکھیں دکھا کہ بولی، مگر اس کہ ہونٹ ایک خوبصورت مسکراہٹ کا احاطہ کیئے ہوئے تھے

"اوئے ہوئے کوئی تو روک لو"۔۔۔امل ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی

"نکلو یہاں سے چلو"۔۔۔

"تم اٹھو میں اور آپی شاپنگ پہ جا رہے ہیں تم بھی چلو "

امل اسے اٹھانے لگی

"نہیں، نہیں، نہیں مجھے نہیں جانا شاپنگ پہ "

وہ جو اٹھنے لگی تھی، امل کی بات سن کہ واپس سے لیٹ گئی

"چلو نہ مزا آئیگا"۔۔۔

"چلو یار"۔۔۔زمل منہ بناتے ہوئے بولی

"یار بس بھی کردو اب،اورزمل تم تو آہی نہیں رہی تھی،اب ختم ہی نہیں ہو رہی تم لوگوں کی شاپنگ"

فجر جھنجھلا کر بولی

"آپی آپ فوڈ کورٹ میں جاکہ بیٹھیں،کچھ آرڈر کریں ہم بس ابھی آئے"۔۔۔

امل نے کہہ کہ زمل کا ہاتھ تھاما اور ایک شاپ کی جانب بڑھ گئ

"حد ہے ویسے،پہلے ہی اتنی گرمی ہے"

فجر فوڈکورٹ کی جانب جاتے ہوئے بڑبڑائ،

وہ بے دھیانی میں چلتی ہوئ آرہی تھی اور نتیجتاََ کسی سے بری طرح ٹکرائ تھی،

مقابل نے بروقت اسے کندھوں سے تھاما تھا، ورنہ یقیناََ وہ زمین بوس ہو جاتی

"افف سوری سوری"۔۔۔۔وہ خجالت سے بولی

"اٹس اوکے، آپکو لگی تو نہیں"۔۔۔وہ اپنی سرمئی آنکھوں سے اسکی کالی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا

"نہیں تھینکس"۔۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کہ کہتی آگے بڑھ گئی

پیچھے وہ وہیں کھڑا اسے دور تک جاتے دیکھتا رہا تھا

"اوو دانش وہ گئی، آجا بھائی ادھر"

وہاں موجود اس کہ دوستوں میں سے ایک نے آواز دی تو وہ چونک کہ ایک نظر اسی طرف ڈال کہ جہاں سے وہ گئی تھی انکی جانب چلا گیا

"آپی آپ اپنی پینٹنگز دوبارہ اسٹارٹ کردیں نہ، بابا اس آرٹ کالج کا بتا رہے تھے نہ"

زمل بر گر سے خوب انصاف کرتے ہوئے بولی

"ہاں نہ آپی ویسے بھی گھر پہ کیا کریں گی"۔۔امل نے بھی تائید کی

"ہاں کرتی ہوں بابا سے بات"۔۔۔۔

"ہاں اور ویسے بھی اب ہاشم بھائی کا چیپٹر تو کلوز ہے"۔۔۔

امل نے کہا تو دونوں نے اسکی جانب دیکھا

"کیا صحیح کہہ رہی ہوں جس چیز کا کوئی سر پیر نہیں اس حقیقت کو قبول کر لیا جائے تو بہتر ہے خود کو دلاسے دینے سے بہتر ہے کہ حقیقت کا سامنا کریں، حقیقت پسند بنیں خوش فہم نہیں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخری بات امل نے فجر کو دیکھ کہ کہی تھی،

"تم منہ بند کرو گی اپنا"۔۔۔۔زمل نے اسے ڈپٹا

"صحیح کہہ رہی ہے وہ"۔۔۔فجر کہہ کہ چپ ہو گئی

"میں چائے لے کہ آتی ہوں"۔۔۔۔زمل نے کہا تو امل حیران ہوئی

"یہاں بھی چائے، میری مت لانا"

"میرے لیے لے آنا"۔۔۔اسنے فجر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اسنے سر ہلا کہ کہا

"آپی آپ برا مت مانیے گا"۔۔۔زمل کہ جانے کہ بعد امل نے کہا

"نہیں میری جان، تم نے جو سچ ہے وہی کہا"۔۔فجر نے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ کہا۔۔ تبھی زمل کا موبائل بجنے لگا۔۔امل نے ہاتھ میں لیا تو اسکرین ضامن کہ نام سے جگمگا رہی تھی

"میں آئی"۔۔۔وہ موبائل لیے وہاں سے مسکراتے ہوئے اٹھی

پیچھے فجر ایک گہرا سانس لیتی امل کی باتوں کو سوچتے ہوئے باہر کی جانب دیکھنے لگی

"یاد رہے گا ہمیں بھی یہ دورِ حیات

کیا خوب ترسے تھے ایک شخص کی خاطر"

"اوئے زمل یہ لو کال آرہی"۔۔۔امل اس کہ ہاتھ میں موبائل دیتے ہوئے بولی

"کون تھا ضامن"۔۔۔زمل نے پوچھا

امل نے سر اثبات میں ہلایا

"آپی نے تو نہیں دیکھا"۔۔۔اسنے یقین دھیانی چاہی

"نہیں میں نے اٹھالیا تھا"

"ٹھیک تم یہ چائے لے کہ چلو میں آتی ہوں"۔۔۔وہ ضامن کو کال ملاتے ہوئے بولی

"کہاں ہو یار"۔۔۔کال ریسیو ہوتے ہی بولا

"تمہیں بتا کہ تو آئی تھی"۔۔۔زمل حیران ہوئی

"اتنی دیر لگتی ہے شاپنگ میں"۔۔۔وہ خفگی سے بولا

"ہاں مجھے لگتی ہے،اب جلدی سے کام کی بات پہ آؤ"

وہ اسے خاطر میں نہ لیتے ہوئے بولی

دوسری جانب ضامن نے موبائل کو کان سے ہٹا کہ گھورا

"موبائل کو بعد میں گھورنا کام بتاؤ"۔۔۔زمل شرارت سے بولی،تو وہ ہنس پڑا

"گھر جلدی آؤ ایک سرپرائز ہے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسا سرپرائز ہے"۔۔۔وہ عجلت سے بولی

"یہ تو گھر آکہ ہی معلوم ہوگا نہ"

"یار بتادو نہ"

"نہیں میری جان، آپ گھر پہ ہوتیں تو مزا آتا، مگر خیر اب گھر آؤ بس"۔۔۔ضامن نے پیار سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔

پیچھے وہ ضامن ضامن کرتی رہ گئی

"الو کا کچھ لگتا"۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے بولی

"کیا ہوا"۔۔۔وہ واپس آئی تو امل نے کان میں پوچھا

"پتہ نہیں کہہ رہا کچھ سرپرائز ہے"۔۔۔وہ سرگوشی کہ سے انداز میں بولی

"زینب بھابھی تو نہیں بھاگ گئیں"

"پاگل ہو کیا تم"۔۔۔زمل اس کہ اندازے پہ سر پیٹ کہ بولی۔۔

امل نے کندھے اچکادیئے۔۔۔

--

وہ لوگ گھر پہنچی تو سب کو لاؤنج میں موجود پایا

"آؤ میرے بچو"۔۔۔سویرا بیگم انہیں دیکھ کہ بولیں

"یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔امل نے زمل کہ کان میں کہا

"مجھے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہو رہی ہے"

"چلو تو صحیح"۔۔۔فجر نے آنکھیں دکھائیں

"کیا ہوا دادو"۔۔۔امل نے پوچھا

"بھئی ہماری فجر کیلیے بہت اچھا رشتہ آیا ہے"

دادو نے بتایا، باقی سب مسکرادیئے، جبکہ فجر سن کھڑی رہی

"واہ بھئی کون ہے"۔۔۔امل نے پوچھا

"کل آئینگے وہ لوگ، سب صحیح رہا تو اسی مہینے اس کو رخصت کردینگے، اور ایک فیصلہ اور

ہم سب نے کیا ہے"

"کیسا فیصلہ "۔۔۔۔

"فجر کی شادی کہ ساتھ ساتھ ہاشم کا ولیمہ کر دینگے اور ضامن اور زمل کا نکاح"۔۔۔۔

زمل نے حیران نظروں سے ضامن کو دیکھا، تو اسنے شرارت سے آنکھ ماری

"میری بیٹی بہت خوش رہیگی "آفندی صاحب فجر کو پیار کرتے ہوئے بولے

" کبھی کوئی مجھ غریب کا نہیں سوچتا"۔۔۔امل منہ بنا کہ بڑبڑائی تو زمل ہنسنے لگی

"ہنسو نہیں تمہاری تو لاٹری لگ گئی ہے نہ"۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے دن۔۔ !

"آپی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں مہمان آنے والے ہیں"

امل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی

"ہاں جا رہی ہوں"۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی

تو امل نے مہز سر ہلا دیا

تھوڑی دیر میں زمل کمرے میں داخل ہوئ،امل بیڈ پہ بیٹھے ٹانگیں لٹکائے جھلانے میں مصروف تھی

"تم یہاں آرام فرما رہی ہو،جاؤ مما کہ ساتھ ہیلپ کرواؤ کچن میں،آپی تیار ہو رہی ہیں"

اسکو حکم سنا کہ،فجر کہ بارے میں پوچھا

"تیار ہونے گئ ہیں"۔۔۔امل نے بتایا

"موڈ کیسا ہے"۔۔۔اسنے سر ہلاتے ہوئے پوچھا

"پتہ نہیں بس فیس پہ زیرو کہ بلب کا ایکسپریشن ہے"

امل نے ہلکی آواز میں بتایا

"کیا۔۔۔"اسکی بات زمل کہ سر پہ سے گزر گئ،وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھ کہ بولی

"مطلب کہ ہر تاثر سے خالی چہرہ"

امل سر پیٹتے ہوئے بول کہ چلی گئی، تبھی فجر وہاں آئی تھی

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپی"۔۔

زمل خوشدلی سے بولی، فجر مسکراتے ہوئے شیشے کہ سامنے جا کھڑی ہوئی

"آپ ٹھیک ہیں"۔۔۔زمل وہیں بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

"ہاں"۔۔ محض ایک لفظی جواب زمل نے افسوس سے سر جھٹکا

"کیسا محسوس کر رہی ہیں"۔۔

"کچھ بھی نہیں، دل و دماغ خالی ہے بلکل"

فجر نے شیشے میں سے اسکو دیکھتے ہوئے جواب دیا

"اگر یہیں پہ شادی ہو گئی"۔۔۔اسنے پوچھا

"کہیں تو ہونی ہے نہ"۔۔۔فجر ہلکی سی مسکان چہرے پہ سجا کہ بولی زمل نے سمجھ کہ سر ہلایا، فجر دوبارہ بولی

"تم پریشان نہیں ہو میرے لیے، میں نے ہر چیز ذہن سے نکال دی ہے، اب جو ہوگا

بہتر ہوگا، میرا اللہ میرے لیے جو کریگا وہ یقیناً میرے لیے بہتر ہوگا"

"اللہ آپ کے لیے بہت اچھا کریگا، مجھے یقین ہے"

زمل اسکے گلے لگتے ہوئے بولی

دانش کی فیملی پہنچ چکی تھی۔۔۔دانش کے گھر میں کل تین افراد تھے اس سمیت،

سب سے تعرف کے بعد اب وہ لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

جب فجر کو امل وہاں لائی، فجر سب کو سلام کرتی دادو کے پاس جا کے بیٹھ گئی

تھی، غیر ارادی طور پہ نظر اٹھی تو دانش کو دیکھ کے حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا،

جبکہ دوسری جانب دانش کے تاثرات دیکھ کے بھی یہی لگ رہا تھا

"کیا ہو گیا، ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ایک دوسرے کو آپ دونوں"

امل ان دونوں کی حیرانی پہ حیران ہوتے ہوئے بولی

"یہ وہی ہے"۔۔۔فجر نے بتایا

"کون"۔۔

"وہی فوڈ کورٹ والا، جس سے میں ٹکرا گئ تھی"

"اچھا آپ ٹکرائ بھی تھی کسی سے کمال ہے"

امل ہاتھ گھماتے ہوئے بولی

"منہ بند کرو دونوں اپنا"۔۔۔دادو نے ڈانٹ کہ کہا

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کہ بعد امل مریم بیگم کہ اشارے پہ فجر کو وہاں سے لے گئ

"یار ویسے ہونے والے جیجو ہیں بہت ہینڈ سم"

امل شرارت سے بولی

"میں دیکھ کر آتی ہوں"۔۔۔زمل اٹھنے لگی تو ضامن نے بازو پکڑ کہ اٹھنے سے اسے روکا

"کیا ہوا"

"چپ کر کہ بیٹھی رہو کہیں نہیں جا رہی تم"

ضامن اسے منع کرتے ہوئے بولا

"کیوں کیوں"۔۔۔اسے حیرت ہوئی

"ضامن بھائی آپ اسے شٹل-کاک پہنا دیں"۔۔۔امل نے طنز کیا جس کا اثر نہ لیتے ہوئے وہ مسکرا دیا

"ضامن میں چھپ کہ دیکھوں گی نہ"

وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

"شرم تو نہیں آئے گی نہ تمہیں"۔۔۔وہ گھور کہ بولا

تو زمل منہ بنا کہ بیٹھ گئ،

"حد ہے یار، زمل انکو اتنا سر پہ نہ چڑھاؤ"

امل نے کہا، ضامن مسکرایا

،

"تم کیوں جل رہی ہو ہاں اب سمجھا، تمہیں اتنی ویلیئو نہیں دیتی نہ"

ضامن اسے جلانے کو بولا

"اوئے بہن ہے وہ میری"۔۔۔زمل نے کہا

"ہاں ہاں پتہ ہے مجھے"۔۔۔ضامن نے سر ہلایا

"تھوڑی عزت دے دیں مجھے بھی ہونے والی سالی ہوں میں آپکی"۔۔۔۔امل ناک

چڑھا کہ بولی

"یہی تو صحیح میں کسی نے تم لوگوں کا نام سالی رکھا ہے"

ان دونوں کو مصروف دیکھ کہ زمل موق پاتے ہی وہاں سے بھاگی

"میں دیکھ کہ آئی"

اور اس کہ بھاگنے پہ ضامن نے منہ بنایا تو امل قہقہہ لگا کہ ہنسی

"یار اتنی جلدی سب کیسے ہو گا"

زمل فجر کو دیکھتے ہوئے بولی دانش کہ گھر والوں نے ایک ہفتے بعد نکاح کا کہا تھا، تا کہ تمام رسمیں ساتھ ہی کی جائیں

"ارے مزا آئے گا یار"۔۔۔امل چپس کھاتے ہوئے بولی

"تم بس کھاتی رہا کرو"۔۔۔زمل نے چپس جھپٹے تو اسنے برا سا منہ بنایا

"جاؤ جلدی سے آپ دونوں اپنے گھر سکون کرونگی میں"

امل چڑانے کی خاطر بولی

"آپکی اطلاع کیلیئے عرض ہے کہ میری ابھی رخصتی نہیں ہو رہی، اور رخصتی کہ بعد بھی میں یہیں پہ ہی ہونگی"

زمل نے اسے زبان چڑائی

"ارے ہاں یہ تو بھول ہی گئ تھی میں"۔۔۔امل نے منہ بنا کہ کہا

"ویسے زمل تم تو بڑی بے وفا نکلی یار"۔۔۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے زاویار شرارت سے بولا

اس کہ ساتھ آتے ضامن نے اسے گھورا

"گھور کیا رہا ہے،اب میں تم لوگوں کہ نکاح پہ (channa mereya)

گاؤنگا"۔۔۔۔اور پھر وہ تیز آواز میں گانے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو وہ سب سر تھامے اسے دیکھنے لگے

"زاویار سنگر نے اچھا گایا ہے بہت تم رہنے دو پلیز"۔۔

زمل ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولی

"ہائے کون مانگنے والا گھر میں گھس آیا"۔۔

دادو چیختے ہوئے کمرے سے نکلیں

"دادو آپکا نواسا گانا گا رہا تھا"۔۔۔۔امل نے بتایا

"اللہ میری توبہ میں سمجھی مانگنے والا گھر میں گھس آیا ہے"۔۔۔

دادو زاویار کی کمر پہ دھپ رسید کر کہ بولی

تو وہ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گ ئے

ایک ہفتے بعد۔۔

آج فجر، دانش اور ضامن، زمل کا نکاح تھا

ایک ہفتہ تیاریوں میں تیزی سے گزرا تھا

نکاح ایک ہی جگہ ہونا تھا،

نکاح میں گھر کے ہی لوگ تھے۔

قاضی صاحب بھی دوپہر تک آچکے تھے۔۔۔

فجر اور زمل نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔۔وائیٹ شلوار قمیض اور سر پے ٹشو کا ریڈ ڈوپٹہ لی ئے ہوئے ساتھ۔۔لائیٹ میک اپ اور موتیوں کا زیور پہنے تینوں بہت حسین لگ رہی تھیں۔۔۔

جبکہ امل وائٹ شلوار قمیض کہ ساتھ ٹشو کا رائل بلیو کلر کا دوپٹہ گلے میں لی ئے، کھلے بالوں کہ ساتھ ایئر رنگز پہنے ہوئے تھی۔۔

"یار تم اپنا منہ بند کرو گی پلیز، دلہن ہو تم سو پلیز زبان کو بریک لگاؤ"۔۔۔

امل زمل کہ مسلسل بولنے پہ چڑھ کہ گویا ہوئی

تو زمل نے منہ بنایا۔۔۔

تبھی زینب وہاں آئی تھی

"چلو لڑکیوں گھونگٹ اوڑھ لو۔ نکاح کے لیے سب انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔

کچھ ہی دیر میں گھر کے لاؤنج میں سب موجود تھے

پہلے دانش اور فجر کا نکاح ہوا اور، پھر ضامن اور زمل کا۔۔

نکاح ہوا تو سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھے

"مبارک ہو میرے بھائی آخر تو نے اندے کنوئیں میں چھلانگ لگا ہی لی"۔۔

زاویار شرارت سے بولتے ہوئے ضامن سے گلے ملا، تو اسکی بات سن کہ زمل بھی ہنس

پڑی تھی

فجر ڈریسنگ کہ سامنے کھڑی موتیوں کہ زیور سے خود کو آزاد کر رہی تھی

جبھی کوئی دروازے پہ دستک دیتا اندر آیا تھا

آنے والے کو دیکھ کہ اسے شدید حیرت ہوئی تھی

"آپ یہاں کوئی کام تھا"۔۔۔۔۔وہ ہاشم کو دیکھ کہ بولی۔۔

"کچھ بات کرنی تھی فجر"۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا کمرے کہ وسط میں آ کھڑا ہوا

فجر نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا

"میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ، جب مجھے زینب سے ہی شادی کرنی تھی تو مجھے تم سے شادی کیلیۓ حامی بھرنی ہی نہیں چاہیۓ تھی، اور اگر حامی بھر لی تھی تو کم از کم ایسا نہیں کرنا چاہیۓ تھا مگر اس وقت جو سمجھ آیا وہ کر لیا، جو ہو گیا ہے اب وہ ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے، اور جانتا ہوں ہمارے اس عمل سے سب کو تکلیف

ہوئی مگر بہتر ہے کہ پہلے تم سے معافی مانگی جاتی"۔۔۔۔۔

"مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے، شاید یہ سب کچھ ایسے ہی ہونا لکھا تھا"۔۔۔۔وہ مسکرا کہ بولی

ہاشم نے سکون کا سانس لیا، اسے خود پہ سے ایک بوجھ سرکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

"تھینکس"۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل اور زمل کمرے میں پہنچی ہی تھیں کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

"آپ کہ سیّاں جی ہونگے"۔۔۔امل بولتے ہوئے دروازے کھولنے بڑھی۔۔

"جی ضامن بھائی کیا کام ہے"۔۔۔امل ایک ہاتھ کمر پہ ٹکا کہ بولی

"تم ابھی تک یہاں ہو میں تو سمجھا تھا کہ ابھی تک زاویار کا سر پھاڑ چکی ہو گی تم"۔۔۔۔ضامن مصنوعی حیرت طاری کرتا ہوا بولا

"کیوں بھئ ایسا کیا ہوا"

"تمہارا انداق اڑا رہا ہے وہ وہاں"۔۔۔

"کیا اس بندر کو میں ابھی بتاتی ہوں"۔۔۔

وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکلی،اور ضامن اندر آیا اس کہ اندر آتے ہی زمل کا دل زور سے دھڑکا

"سنا ہے آج آپ کا نکاح ہوا ہے"۔۔اس کا روپ آنکھوں میں سموتے وہ ذرا سا جھک کہ بولا

"جی بلکل ٹھیک سنا ہے"۔۔۔۔وہ مسکراہٹ دباتے بولی

"بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔۔کہتے ساتھ اسکا لرزتا ہاتھ تھاما

"وہ تو میں ہمیشہ سے لگتی ہوں"۔۔۔

زمل ایک ادا سے سر جھٹکتے ہوئے بولی تو وہ ہنس دیا،

"نکاح مبارک ہو"۔۔۔وہ اس کہ ہاتھ میں انگوٹھی پہناتے ہوئے بولا

"خیر مبارک"۔۔۔شرماتے ہوئے بولی

"افف آپ شرماتی بھی ہیں"۔۔۔وہ اپنا ہاتھ دل پہ رکھ کہ ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی تو وہ ہنس پڑی۔۔۔ تبھی امل شور مچاتے ہوئے وہاں آئی

"ضامن بھائی کتنے جھوٹے ہیں آپ،اسنے کچھ نہیں کہا"

" کبھی جو یہ صحیح ٹائم پہ ٹپکے"۔۔۔۔وہ زمل کو بول کہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔

"عجیب آدمی ہے یار"۔۔۔امل ہاتھ اٹھاتے ہوئے بڑبڑائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکے نکاح کو آج تیسرا دن تھا، فجر اور دانش کی آج مہندی تھی،احمد ہاؤس میں خوشیوں کی بہار آئی ہوئی تھی اس گھر کو روشنیوں سے منور کردیا گیا تھا۔چاروں طرف روشنیاں جھلملا رہی تھیں۔پھولوں سے کی گئی سجاوٹ دیکھنے لائق تھی۔خوشبو کا چار-سو راج تھا۔۔

سب کہ چہروں پر خوشی کی چمک تھی

زمل فجر کو تیار کرنے بیٹھی ہوئی تھی تبھی فجر مہندی کا لباس پہنے وہاں آئی۔لہنگا شرٹ

ملٹی کلر کا تھا۔مختلف رنگوں کا خوبصورت کنٹراسٹ تھا۔کمر تک آتی شرٹ جسکی آستینیں پوری تھیں اور پیروں کو چھوتا لہنگا اس پر بے حد جچ رہا تھا۔

"اللہ آپی کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ۔"امل اسے دیکھ کر خوشی سے بولی

پھر زمل اسے تیار کرنے لگی

"پیارا سا تیار کرنا چڑیل نہ بنانا"۔۔۔امل نے کہا تو زمل نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔۔

وہ مکمل تیار ہو چکی تو شیشے میں اپنا آپ دیکھ کہ حیران ہو گئی۔اتنی سج دھج کے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔امل اور زمل نے اسکے لیے تعریفی کلمات کہے تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی۔

مہندی کا پروگرام زور و شور سے جاری تھا۔۔

سن نے مل کہ خوب انجوائے کیا تھا،ابھی بھی امل اور زمل ہاتھوں کو ابٹن سے رنگے سب کو رنگنے کہ بعد زاویار کہ پیچھے بھاگی تھیں،

اور انکو اپنی جانب آتے دیکھ کہ اسنے بھی دوڑ لگا دی تھی

"ضامن اپنی بیوی سنبھال یار"۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے لاؤنج میں آیا،اور ضامن کو دیکھ کہ چلایا

"اوئے ضامن بھائی تو رہ گ ئے"۔۔۔امل ہلکے سے بولی

پھر ایک دوسرے کو کچھ اشارے کرتیں ضامن کہ پاس آئیں

"بلکل نہیں سوچنا بھی مت "

وہ ان دونوں کو اپنی جانب آتے دیکھ کہ بولا

"یار لگوالیں نہ"۔۔امل نے کہا

"ایک شرط پہ"۔۔۔

"کیسی شرط"۔۔۔وہ دونوں ساتھ بولیں

"پھر زمل مجھ سے لگوائے گی"۔۔۔وہ آنکھوں میں شرارت لیئے بولا

"ہاں ٹھیک ہے"۔۔امل نے حامی بھری

"کیا ٹھیک ہے ایس کچھ نہیں ہو رہا"۔۔۔زمل نے کہا تو ضامن نے اسے بازوؤں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے پکڑ کہ اپنے حصار میں لیا اور امل نے ضامن کہ ساتھ ساتھ زمل ہ بھی اپنا ہاتھ صاف کیا۔۔۔وہ خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے چلائ تو وہ سب قہقہہ لگا گ ئے۔۔

گھر کا ماحول آج کل بڑا خوش گوار تھا....

اس لئے گھر میں ہر وقت رونک لگی رہتی تھی،

سارے رشتدار جمع تھے آخر کو اس خاندان میں شادی تھی..

کبھی گانے گاے جاتے، تو کبھی چاے کا شور اٹھتا.. بڑوں نے تو اپنی الگ ٹولی بنالی تھی..

ہر طرف باتوں کا شور... ہنسی مذاق.

ہر طرف رنگ ہی رنگ تھے

فجر کی برات اور ہاشم کہ ولیمے کا ساتھ ہی فنکشن تھا

امل اور زمل دونوں نے گولڈن رنگ کا شرارہ پہن رکھا تھا..البتہ دونوں کی شرٹس

مختلف تھیں...

وہ سب لوگ ہال پہنچ چکے تھے اور کچھ ہی دیر میں برات بھی آگئی تھی۔۔۔

ہر طرف رونق تھی، سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے..

امل اور زمل فجر کو اسٹیج تک لائیں تو فجر اسٹیج پے چڑھ رہی تھی..اسی وقت دانش اٹھ کر اس تک آیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا،

زمل نے مسکراتے ہوئے فجر کا ہاتھ دانش کہ ہاتھ میں دیا۔۔۔

کچھ دیر میں ہاشم اور زینب بھی آگ ئے تھے

،

لوگوں کی باتوں سے بچنے کیلیے وہ سب زیادہ تر مصروف ہی رہے۔۔،

مگر باتیں بنانے والے تو بناتے ہی ہیں، ہم کسی کو چپ نہیں کروا سکتے۔۔

وہ چاروں اسٹیج پے موجود تھے اور دنیا جہاں کی نظرین ان پے تھیں، کوئی نہیں کہ سکتا تھا کون سی جوڑی زیادہ خوبصورت ہے۔۔

زمل وہیں اسٹیج کی سائیڈ پہ کھڑی تھی جب ضامن وہاں آیا، گلہ کھنکھار کہ اسے اپنی جانب متوجہ کیا

زمل نے نظر اٹھا کہ دیکھا، بلیک کلر کی شیروانی میں وہ ہمیشہ سے زیادہ ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔۔

"ایسے مت دیکھو نظر لگاؤ گی کیا"۔۔ضامن اس کہ دیکھنے پہ بولا

"اور میں کیسے دیکھ رہی ہوں"۔۔۔وہ اسکی جانب رخ موڑتی ہوئی بولی

"پیار بھری نظروں سے"۔۔۔وہ جھکتا ہوا بولا

تو زمل فوراً سائیڈ پہ ہو کہ بولتے ہوئے جانے لگی

"توبہ توبہ"۔۔۔

مگر پھر جاتے ہوئے پلٹی "ویسے پیار بھری نظروں سے نظر نہیں لگتی"۔۔۔شرارت سے اسے آنکھ مار کہ کہا اور کھلکھلاتے ہوئے وہاں سے ہٹی۔۔

تو ضامن بھی ہنس دیا۔۔،

ایسے ہی کچھ رسموں اور کھانے کہ بعد رخصتی کا وقت ہوا تھا، جس پہ زمل تو فجر کہ گلے

لگ کہ خوب روئ تھی

مگر امل نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔اور زمل کو بھی بار بار رونے پہ ڈانٹ رہی تھی۔۔

بھئ اسکا میک اپ خراب ہو جانا تھا نہ۔۔۔۔

"کیا ہوا"۔۔۔ہاشم کمرے کی طرف آیا تو وہ چاروں پہلے سے ہی اس کہ کمرے کہ باہر موجود تھے۔۔

"پیسے دیں ہاشم بھائ پیسے"۔۔۔امل ہاتھ گھماتے ہوئے بولی

"کس بات کہ پیسے"۔۔۔وہ سمجھ نہ سکا

"ہاشم بھائ یہ بہنوں کا حق ہوتا ہے،نیگ"۔۔۔زمل منہ بسور کہ بولی

"اوووہ اچھا،مگر یہ رسم شادی پہ ہوتی ہے نہ کہ ولیمے پہ"۔۔۔

"شادی پہ بلایا تھا ہمیں"۔۔۔زمل تڑخ کہ بولی،جبکہ باقی سب ہنسی ضبط کرنے

لگے، پھر کافی دیر کی زور آزمائی کہ بعد وہ سب اس سے چلیس ہزار نکلوانے میں کامیاب ہوئے تھے

"زمل یار ایک کپ چائے بنادو"۔۔۔وہ چینج کر کہ آئی تو مبائل کی بپ بجی اور ضامن کا میسج موصول ہوا

مسکرا کہ اچھا کہتی وہ چائے بنانے چلی گئی۔۔

کچھ دیر میں وہ چائے کہ دو کپ لیئے اس کہ کمرے میں گئی۔۔ ضامن بالکنی میں کھڑا تھا۔، کھٹکے کی آواز پہ پلٹا تو پہلے زمل اور پھر اس کہ ہاتھ میں موجود دو کپ دیکھ کہ وہ دلکشی سے مسکرایا

"تھینکس"۔۔۔وہ اس کہ ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے وہاں موجود میز پہ رکھ کہ بولا، تو زمل بھی مسکرائی

وہ اب اسکی کلائی کو پکڑ کر ہونٹوں پر مبہم مسکراہٹ اور آنکھوں میں نرمی و محبت لیے

اس کی چوڑیوں سے کھیلنے لگا چوڑیوں کی چھن چھن اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔۔اور زمل بے خود سی اسے دیکھنے لگی

پھر گہری سانس لیتے وہ اسے دیکھتے ہلکے سے مسکرا دی۔۔۔

"آج تو تم روتے ہوئے بلکل چڑیل لگ رہی تھی"۔۔۔وہ اپنے ہونٹوں پر شرارتی مسکان سجائے اس کے کان کے قریب ہو کہ بولا

وہ پہلے تو سرخ چہرہ لرزتی پلکیں لیے ہوئے تھی مگر اگلے ہی لمحے اس کی بازو کو پیچھے کرتے اس سے دور ہوتے غصے سے اسے گھورنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا"۔۔۔۔وہ معصومیت سے بولا

"تم نے مجھے چڑیل بولا"۔۔۔۔وہ غصے میں تھی

"نہیں میں نے اپنی بیوی کو چڑیل بولا ہے میری جان"۔۔۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے۔۔،ہیں کیا"۔۔۔پہلے وہ اسکی بات پہ غور کیے بنا بولی،اور جب غور کیا تو چیخ اٹھی۔۔

اور ضامن پہ تھپڑوں اور مکّوں کی برسات کرنے لگی،جبکہ وہ ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔

3سال بعد۔۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں خوش اور مگن تھے،

دانش فجر کہ ساتھ اسلام-آباد شفٹ ہو چکا تھا، انکی 2 سال کی بیٹی ماریہ خوب رونق لگائے رکھتی تھی،

فجر بظاہر دانش کہ ساتھ خوش تھی، مگر اس کہ دل کا ایک گوشہ آج بھی خالی و ویران تھا،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بقول اس کہ دانش اسکی دوسری محبت تھا، مگر وہ اپنی پہلی محبت کی نشانیاں اس میں ڈھونڈتی رہتی تھی۔، ان نشانیوں کو اس میں نا پا کر کبھی مایوس ہو جاتی تو کبھی اپنی ہی ذات کی دھجیاں بکھیر لیتی۔۔

"لوگ کہتے ہیں ایک محبت کے بعد دوسری محبت ہو جاتی ہے مگر ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات ہم ایک ہی شخص کی پرچھائیں دوسرے میں ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں"

"زمل میری بلیو شرٹ کہاں ہے"۔۔۔ضامن لاؤنج میں زور زور سے بولا

" کبھی کچھ خود بھی ڈھونڈ لیا کرو"۔۔۔آمنہ بیگم نے اسے ڈپٹا

"کیا امی آپ بھی"۔۔۔۔

"جاؤ بیٹا اسکی شرٹ ڈھونڈ دو"۔۔۔زمل کو وہاں آتے دیکھ کہ وہ بولیں۔۔وہ جی کہتی کمرے کی طرف گئی

"یہ لو سامنے ہی پڑی تھی"۔۔۔وہ وارڈروب میں سے شرٹ نکالتے ہوئے بولی

" تھینکیو"۔۔۔وہ اس کا گال کھینچ کہ بولا، تو زمل نے اسے کہنی ماری

"ویسے میں نہ ہوتی تو"۔۔۔۔۔وہ گردن اکڑا کہ بولی

"تووووووووووووو"۔۔۔ضامن مسکراتا ہوا اسکے کندھوں پہ اپنے بازو رکھتے ہوئے سوچنے کہ انداز میں بولا

"تو کوئی تو ہوتی"۔۔۔۔اس کہ جواب پہ زمل نے اس کہ بازو جھٹکے تو وہ ہنسنے لگا

"ارے یار تم کیسے نہ ہوتی، تم تو میری جان ہو"۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کہ جواب پہ وہ مطمئن سی ہو کہ مسکرا دی

"اوئے بھوتنی اٹھو کتنا سو گی"۔۔۔۔زاویار امل کو جھنجھوڑ کہ بولا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں"۔۔۔وہ نیند میں خلل پڑھنے پہ چیخی

"اٹھ کہ ناشتہ بناؤ بیوی"۔۔۔۔وہ ایل-ای-ڈی آن کرتے ہوئے بولا، تو وہ پاؤں پٹختی ہوئی اٹھی

چھ مہینے پہلے ہی ان دونوں کی شادی زاویار کی خواہش پہ ہوئی تھی، مگر امل اسے سکون سے رہنے نہ دیتی تھی

یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ شادی کہ بعد تک ٹام اور جیری بنے لڑتے رہتے تھے، مگر ایک دوسرے کہ بغیر گزارا بھی نہ تھا

"زندگی عذاب کر دی ہے سونے مرنے بھی نہ دیا کرو"

"ناشتہ بنا دو پھر مر جانا"۔۔۔۔

اس کی بات پہ وہ واشروم جاتے جاتے پلٹی اور ایک کشن اس کہ منہ پہ دے مارا۔۔۔

تو وہ ہنسنے لگا۔

"زندگی تصویر بھی ہے اور تقدیر بھی،

فرق بس رنگوں کا ہوتا ہے

من چاہے رنگوں سے بنے تو تصویر،

اور انجانے رنگوں سے بنے تو تقدیر۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین